دوسری نظر

یعنی

آل انڈیا محمڈن انگلو اورینٹل کانفرنس

کے

صدر دفتر اور اُسکے شعبونکے عملی کامون وغیرہ

پر

ہمدردانہ تبصرہ

محمد امین اڈیٹر ظل السلطان بھوپال

۲۶ دسمبر ۱۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا مقصد مین نے گذشتہ مہینہ مین ایک مختصر پمفلٹ کانفرنس اور سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کی اصولی غلطیون اور عملی کارروائیون کے متعلق شائع کرکے تمام ممبر صاحبان کمیٹی اور دیگر اکابرین قوم کے پاس جن کو قومی تعلیم مین دلچسپی ہے بیجا تھا اس پمفلٹ کا مقصد کانفرنس کو کسی قسم کا نقصان پہنچانا نہ تھا اور نہ کسی شخص یا اشخاص پر ذاتی مخالفت کی بنا پر حملے تھے۔اس کمیٹی کے معزز ممبر جن کی کارروائیون کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے مین مین نے یہ جرأت کی ہے میرے نزدیک محترم ہین ان مین اکثر میرے دوست عزیز اور مخدوم ہین اکثر سے ذاتی تعارف ہے اکثر ایسے ہین جن کا مین ارادتمند ہون کانفرنس میرا محبوب ترین قومی انسٹی ٹیوشن ہے اور اوس کی ترقی اور اُسکے فوائد و نتائج کا کسی سے کم نہین بلکہ اکثر سے زیادہ متمنی ہون اور یہ تمنا صرف دعا اور تخیل تک محدود نہین بلکہ امکانی عمل اور کوشش کے احاطہ مین ہے اور بلا اظہار نمائش خاموشی کے ساتھہ ہے جس سے وہ اصحاب بخوبی واقف ہین جو کانفرنس سے قریبی تعلق رکھتے ہین میرا مقصد وحید صرف اصلاح تھا اور اصلاح ہے اور مجھے قلبی اطمینان ہے کہ ان احباب ذی ہوش کار فرمایان کانفرنس کی ہر آواز پر لبیک اور آمین کے سوا کچھہ نہین کہتے اسکو طلب اصلاح اور نیک نیتی پر ہی محمول کیا ہے اب اگر کوئی صاحب کسی اور غرض پر محمول کرین تو یہ اونکو اختیار ہے نیت کا کامل علم صرف خدا کو ہی ہے اور وہی نیتون کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ میرے پاس متعدد شہادتین نہایت باوقار اصحاب کی موجود ہین جن سے کانفرنس کی اصلاح طلب حالت کا اظہار ہوتا ہے لیکن ان اصحاب

مین یا تو اتنی جرأت و ہمت نہین کہ وہ علیٰ روس الاشہاد اپنے خیالات ظاہر کرین یا مصالح یا ذاتی دوستیان اور تعلقات مانع ہین کہ وہ اپنی آواز بلند نہین کرتے۔

ممبران کانفرنس سے التجا اس قدر تمہید کے بعد اب مین اس موقع پر جب کہ قریب اور دور کے حصون سے دل سوز مسلمان جمع ہو رہے ہین جنھون نے اپنے روپیہ کو اور اپنے آرام اور دیگر مقامی دلچسپیون کو مسئلہ تعلیم قومی پر بحث اور مباحثہ غوروخوض اور تبادلہ خیالات کی خاطر قربان کر دیا ہے پھر متوجہ کرنے کی جرأت کرتا ہون۔ تاکہ یہ روپیہ یہ تکلیف یہ دردرا بیگان نہ جائے اور اس زحمت کے دیرپا اور مستقل نتائج حاصل ہون۔

کانفرنس کے وجود کو تیس سال گذر گئے ہین اور گیارہ سال پہلے اسی مشہور شہر اور اسی تاریخی ہال مین اونیس سال تک کی کامیابیون اور ناکامیونکا اعتراف ہو چکا ہے اسلئے مین صرف اونیس سال کے بعد کے واقعات وحالات پر توجہ دلاؤنگا۔

نتائج اجتماع قومی پہلے یہ حقیقت ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ اس اجتماع کا غوروخوض تبادلہ خیالات اور بحث مباحثہ اشاعرانہ تخیل نہین نہ کانفرنس کی یہ مجلس بزم مشاعرہ ہے نہ تقریرون کے مقابلہ کا امتحان گاہ ہے یہ صحیح ہے کہ کوئی عمل بغیر تخیل کے نہین ہو سکتا لیکن اگر صرف تخیل ہی تخیل رہے تو وہ نتائج کو پیدا نہین کر سکتا اسلئے ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ گذشتہ دس سال مین ہمارے بہترین تخیل نے کیا عملی شکل اختیار کی اور اوسکے کیا نتائج مترتب ہوے

کانفرنس کی کامون کی تقسیم ترتیب زمانہ سے قطعہ نظر کرکے جب ہم کانفرنس کی تفصیلی کامون پر نظر کرتے ہین تو اوسکے بھی تین خاص حصے معلوم ہوتے ہین اولاً وہ جزو جس کا انصرام مسلمانون سے متعلق ہے اور دوسرے وہ جزو جس کا تعلق گورنمنٹ سے ہے تیسرے وہ کام جو صدر دفتر کانفرنس سے انجام پانے چاہئین انین

سب سے زیادہ اہم اور مقدم اول جزو ہے دوسرا کام قوم کی تعلیمی ضرورتون کے متعلق گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے یہ کام افراد کا نہین ہے بلکہ بہ حیثیت قائم مقام کانفرنس کے خود سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کا ہے تیسری قسم کے وہ کام ہین جنہین خود سکریٹری اور صدر دفتر کو انجام دینا چاہئے (اقتباس از تمہید رپورٹ اجلاس بست و ہفتم آگرہ صفحہ ۶)

جزو اول — اول جزو کی کامیابی کے متعلق تعلیمی رپورٹون، کانفرنس کی روئدادون اور مشاہدات سے جو نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے وہ یہی ہے کہ قوم من حیثیت القوم ابھی تک ان اعلیٰ تخیلات کو عمل مین لانے کے متعلق قاصر رہی ہے جو کانفرنس کے جلسون مین ماہرین تعلیم اور قابل ترین اصحاب نے ظاہر کئے ہین لیکن اس نتیجہ پر غور کرنے کے بعد لامحالہ ہم کو دو باتون مین سے ایک بات تسلیم کرنی ہوگی کہ یا تو دراصل وہ تخیلات ہی ناقابل عمل ہین یا قوم اُن کو عمل مین لانے کے لئے تیار نہین ہے۔ اگر تخیلات ناممکن العمل ہین یا ممکن العمل ہین لیکن عسیر العمل ہین تو اون کے معیار کو کم کرنے کی ضرورت ہے اور اگر ایسا نہین ہے۔ تو قوم کو غیر ذی حس ہستی یا جسم مردہ تصور کرکے تخیلات سے کنارہ کش ہونا چاہیے۔ تیس سال سے صور پھونکا جا رہا ہے اجسکام قومی پامال ہو رہی ہین لیکن ان مین حرکت پیدا نہین ہوتی اور کوئی آس اُن کی زندگی کی نہین پائی جاتی۔

فتواے قدرت — قدرت کا فتویٰ ہے کہ اگر قوم متفق ہو کر قوم کی اعلیٰ درجہ کی تربیت کا سامان مہیا نہین کرتی تو قوم کی ترقی سے مایوسی ہے۔ (سر سید) ہم کو اس فتویٰ کو قبول کرنا چاہیے اور مایوسی کے بعد کسی قسم کی کوشش مجنونانہ فعل ہوتا ہے۔ مردہ جسم مین حرکت پیدا کرنا امکان بشری سے باہر ہے۔

اجتماع قومی کا اقتصادی پہلو — ہر سال وہ ہزارون روپیہ جو مختلف مقامات مین مہمانداری پنڈال کی تیاری، دعوتون، کھانون اور کرایون اور

نمود و نمائش مین صرف ہوتا ہے اور اس عظمت و اقتدار کے دفتر کار فرائی پر خرچ کیا جاتا ہے اگر جیبون مین ہی رہے تو بہت ممکن ہے کہ اس مین سے کچھ نہ کچھ کسی غریب کی کفن پر یا کسی یتیم کے لباس پر یا کسی مسکین و گرسنہ کے ایک وقت کی غذا پر یا کم از کم اپنی ہی ذات پر خرچ کیا جا سکے۔

زمانہ گزشتہ کی ایک یاد | آپ جس ہال مین آج مسائلِ تعلیم قومی کے تخیلات کی بلند پروازی ملاحظہ کرینگے وہان ایک خاموش تصویر بھی آپ کی نظرون کے سامنے ہوگی (خدا اُس کی روح پر رحمت کرے) آہ! یہ تصویر جب ایک جسم تھی اور اس جسم مین ایک روح تھی وہ روح جو قوم کے لیئے بےچین رہتی تھی اور جو اب بھی یقیناً بےچین ہوگی اسی مقام پر اور اسی موقع پر اُس نے یہ ریزولیوشن پیش کیا تھا۔

سرسید کا رزولیوشن اور تقریر | اس کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ درباب ترقی تعلیم و تربیت مسلمانان کے جو کچھ اب تک ہوا ہے وہ محض ناکافی ہے اور اگر یہی حالت رہی تو صدیون کے گذرنے پر بھی تبدیل حالت کی توقع نہین ہو سکتی جب تک کہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ تعلیم کا اور اُس سے بھی زیادہ تربیت کا جمہوری متفقہ کوشش سے انتظام نہ کیا جاوے اگر اس طرح پر نہ کیا جاوے گا تو کانفرنس کی رائے مین ترقی تعلیم و ترقی حالات مسلمانان سے بالکل مایوس ہونا چاہیئے۔

اور اس ریزولیوشن کو پیش کرتے وقت درد بھری تقریر یہی کی تھی کہ جناب صدر انجمن! یہ مایوسی بھرا ریزولیوشن جو مین نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ یہ نہ سمجھا جاوے کہ اس مین جو لفظ مایوسی کے لکھے گئے ہین وہ صرف قلم سے لکھے ہین ہرگز نہین۔ بلکہ جو نقش مایوسی کا میرے دل پر ہے یہ الفاظ اُن نقشون کا سایہ ہین اور جو مایوسی کی بو اُن سے نکلتی ہے وہ درحقیقت میرے دل سوختہ کی بو ہے۔ مجھکو مسلمانون کی ترقی اور مسلمانون کی قوم کو دنیا مین ایک معزز قوم ہونے سے بالکل مایوسی ہے اور آج کا اجلاس مین سمجھتا ہون کہ اُس کا فیصلہ کرنے والا اور ہمارے دل کو اُس راحت کا دینے والا ہوگا جس کا ایک مشہور مقولہ مین بیان ہوا ہے الیاس احدی الراحتین۔

اے جناب صدر انجمن۔ آپ خیال کرتے ہونگے کہ یہ یاسی میری دل کی کمزوری کا باعث ہے ورنہ کوشش کی ڈکشنری میں مایوسی اور ناممکن کا لفظ نہیں ہے مگر ذرا انصاف کی نظر کا میں متمنی ہوں اس امر میں کوشش کرتے کرتے تین قرن گذر گئے اور کچھ نہیں ہوا ۳۲ برس سے اس کوشش میں سرگردانی ہے اور پھر کولہو کے بیل کی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ وہیں ہیں جہاں تھے پھر یوں نہ دل پر یاسی چھائے ع نالم چون دل است آخر نہ سنگ است " (سرسید)

بماری مایوسانہ حالت | کیا آج وہی مایوسانہ حالت ہم پر طاری نہیں ہے کیا ہمارے جسموں کو متحرک کرنے والی روح موجود ہے؟ کیا آج بھی ہم اس دعوی کی جو ۲۲ سال پہلے کیا گیا تھا کچھ تردید کر سکتے ہیں اور کیا اس ۳۴ سال میں جب کہ سرسید نے یہ فتوی صادر کیا تھا ان ۲۲ سالوں کو ملا کر جو نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہو جاتا ہے کوئی حرکت یا کوئی اقدام ایسا پاتے ہیں جو ہم کو امید کی ایک خفیف جھلک دکھا سکے سیکڑوں ریزولیوشن غیر تعمیل شدہ ہیں۔ بیسیوں تجاویز پر کبھی عمل ہی نہیں کیا گیا اور کثرت سے وہ تجویزیں ہیں جن کو حافظہ بھی مسترد کر چکا ہے۔

یہ کانفرنس کے اُس جز کا حال ہے جس کا انصرام خود مسلمانوں سے متعلق ہے اور اس لحاظ سے کانفرنس کا یہ حصہ مفلوج اور شل ہے۔

جزو دوم | دوسرا جزو قومی تعلیمی ضرورتوں کے متعلق گورنمنٹ کو توجہ دلانا ہے اس کے لئے ایسے عظیم الشان اور شہر بہ شہر اجتماع مصارف کثیر اور اتنے بڑے ایوان خلافت کی ضرورت نہیں۔ یہ کام ایک نیابتی جماعت بھی کر سکتی ہے اور ایک ایسی جماعت مسلمانوں میں موجود ہے جس میں منتخب اور سربرآوردہ مسلمان شریک ہیں اور وہ جماعت ٹرسٹیان کالج کی ہے۔ جس میں ہر صوبہ کے قائم مقام موجود ہیں اور سال میں دو مرتبہ اجلاس کرتی ہے۔ یہ جماعت کافی اور مؤثر طور پر گورنمنٹ تک معروضات پہونچا سکتی ہے۔ اور اس کو تجاویز پر متوجہ کر سکتی ہے۔ کانفرنس کی قائم مقام جماعت نے جس طرح اس فرض کو پورا کیا ہے۔ اس کو وہی جانتی ہے کیونکہ سالانہ روئدادوں یا اخبارات میں یہ کارروائیاں ناقابل اندراج ہوتی ہیں

اور صیغہ راز مین رہتی ہین صیغۂ راز کا کام ارباب کانفرنس سے زیادہ بہتر طریقہ پر جماعت ٹرسٹیان انجام دے سکتی ہے۔ افسوس ہے کہ ان کارروائیون کی تفصیل کی نسبت کوئی مستند اطلاع اور ذریعۂ آگاہی ہمارے پاس نہین ہے۔

جزو دوم محک تنقید پر — تاہم جن روئدادون مین ان کارروائیون کا اندراج ہے۔ اور جو کچھ اندراج ہے اسی کو محک تنقید پر لاتے ہین۔

سنہ ۶ و ۷ و ۸ مین ریزولیوشنون کے متعلق کوئی تفصیل یا کوئی نتیجہ روئدادون مین درج نہین اور کوئی شخص بجز محرمان اسرار کے نہین کہہ سکتا کہ کیا کارروائی عمل مین آئی اور اوسکا کیا نتیجہ ہوا۔

سنہ ۱۹۰۹ء مین ۱۵ ریزولیوشن تھے جن مین (۱۱) کی بابت یہ اطلاع ہے کہ بغرض غور واطلاع بہیجدی گئی (۴) کے متعلق بمبئی گورنمنٹ اور (۱) کے متعلق مغربی بنگال کے جوابات خانہ کیفیت مین درج ہین ان مین مفت پرائمری تعلیم کے متعلق زیر غور ہونے کا جواب ہے دیسی مکاتب کی اصلاح کے لئے ہر ضلع مین کم سے کم ایک مسلمان نگران افسر کی بابت جواب ہے کہ پہلے سے یہ قاعدہ مروج ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈون سے اسلامی مدارس کو بلحاظ مردم شماری امداد دینے کے متعلق جواب ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ اب بہی اس اصول کو تسلیم کرتے ہین اور بعض طلبا سے صرف نصف فیس لیتے ہین مغربی بنگال کا جواب امید افزا تہا۔ کہ اس صوبہ مین اسلامی مدرس بہت کم ہین ان کو شرح فیس کا اختیار ہے۔

سنہ ۱۹۱۰ء مین بہی ۱۴ ریزولیوشن کی تعمیل اور کیفیت نقشہ روئداد مین شامل ہے۔ ان مین بعض ریزولیوشن ایسے ہین جن کی بابت گورنمنٹ اور یونیورسٹیون کے زیر غور و توجہ ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے اور کہین سے یہ اطلاع ملی ہے کہ جو خواہش کی گئی ہے اس کے متعلق گورنمنٹ کی توجہ پہلے ہی سے مبذول ہے ایک ریزولیوشن کو ممالک متوسط و بنگال کی گورنمنٹون نے منظور کیا ہے۔

سنہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ مین کوئی ایسا نقشہ نہین ہے۔

سنہ ۱۴ مین ۱۰ ریزولیوشن ایسے تھے جن کا تعلق گورنمنٹ سے تہا ان مین سے
تین کی بابت تتمہ رپورٹ مین کچھ اطلاعات تہین - ان ریزولیوشنون مین (۱) گورنمنٹ
آف انڈیا کے ریزولیوشن مورخہ ۳ر اپریل سنہ ۱۹۱۲ء پر تمام لوکل گورنمنٹون کو توجہ دلائی
گئی ہے اور خواہش کی گئی ہے - کہ ہر صوبہ مین ایک کمیٹی تفتیش حالات کے لئے مقرر ہو
چنانچہ یہ ریزولیوشن منظور ہوا ہے (۲) صوبہ جات متحدہ مین پگٹ کمیٹی کی رپورٹ جو وسیع مباحث پر مشتمل ہے
اسپر جو رپورٹ کانفرنس نے لکہی اسکے متعلق تائیدی ریزولیوشن بہیجا گیا اور گورنمنٹ نے خاص توجہ
کی (۳) مسلمانون کے ابتدائی مکاتب کے رواج دینے پر تمام گورنمنٹون کو توجہ دلائی گئی ہے صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ نے خصوصیت
کے ساتھ اسپر عملی کاروائی کی بنا ڈالی صوبہ بہار کی گورنمنٹ نے اس اصول کو تسلیم کیا بنگال مین اسکا رواج پہلے سے تہا اسلئے
گویا ۹ سال کی کاروائی مین صرف ۳ سال کی کاروائی کی اسقدر اطلاع ان مسلمانون کو حاصل ہوئی ہے
جنہون نے بڑی امیدون سے ساتھہ ان ریزولیوشنون کو پاس کیا تہا - اور جن کی تعمیل قائم مقام
جماعت کانفرنس نے بڑی قابلیت کے ساتھہ کی ہے - بیشک یہ کبھی امید نہین رکہنی چاہیئے کہ
ہماری ہر خواہش کو گورنمنٹ منظور کرے کیونکہ ممکن ہے کہ بعض خواہشین اصول انصاف کے
منافی سمجھی جائین - بعض کی نسبت مصالح ملکی اجازت نہ دین بعض صحیح حالات کی اطلاع پر
مبنی نہ ہون جیسا کہ بعض ریزولیوشنون کی تعمیل کیفیت سے ظاہر ہوتا ہے بعض کی منظوری
کے لیئے وقت نہ آیا ہو - لیکن ہم کو اپنی قائم مقام جماعت سے اس امر کے معلوم کرنے کا حق ہے
کہ ہماری خواہشات کو کس طرح پہونچایا گیا اور ان کا کیا جواب موصول ہوا - تاکہ آیندہ اظہار
خواہشات کے وقت ہم ان جوابات سے فائدہ اٹہائین - اور اپنی ان خواہشون کو گورنمنٹ
کی روز افزون فیاضانہ تعلیمی پالیسی کے ساتھہ ساتھہ جاری رکہین - لیکن غالباً یہ وجہ ہو
کہ کانفرنس کے اجلاس مین جس قدر اصحاب شریک ہوتے ہین - ان مین صرف محدود
تعداد کے اصحاب ان مسائل کے سمجھنے اور انپر رائے زنی کی قابلیت رکھتے ہین اگر یہی
وجہ ہے تو بے شک عام کانفرنس مین ان مسائل کو پیش کرنے کی بہی ضرورت نہین
رہتی - اس کام کو مخصوص کمیٹی اچھی طرح انجام دے سکتی ہے - جس طرح کہ منجانب کانفرنس
پگٹ کمیٹی کی رپورٹ پر ایک چیدہ کمیٹی نے رائے لکہی تہی ایسی چیدہ کمیٹی جماعت ٹرسٹیان

سے بہتر نہین مل سکتی ۔ بشرطیکہ وہ اس بارہ کو اپنے ذمہ قبول کرے ورنہ ایک مختصر کمیٹی ترتیب دی جاے ۔

بہرحال کانفرنس کی قائم مقام کمیٹی بلحاظ ۔ ادن حالات کے جو رودداد دن سے معلوم ہوسکے ہین اس جزو مین بہی کامیاب نہین رہی ۔ اگر سراپردۂ حجاب مین کوئی خاص شکل ہو تو دوسری بات ہے جسکے نظارہ کی عام نظرین تاب نہین لاسکتین ۔

جزو سوم اور اُسکی تقسیم ۔ اب رہا تیسرا جزو جس کو خود سیکریٹری اور صدر دفتر کو انجام دینا چاہئے ۔ اس تیسرے جزو کے بہی دو حصے ہین ایک حصہ معاملات عام کا ہے ۔ جس کی نگرانی و انجام دہی بذات خاص سکریٹری کا فرض ہے ۔ جس کی امداد کیلئے اکابرین ملت کی ایک نہایت وسیع کمیٹی ہے ۔ جو سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے نام سے موسوم ہے ۔ آنریری سیکریٹری کانفرنس کسی حصے مین کوئی دخل نہین دیتے اور عملاً بے تعلق ہین سارا کام آنریری جائینٹ سیکریٹری سے متعلق ہے ۔ دوسرا حصہ سکشنل کامون کا ہے ۔ جن کی انجام دہی کے لئے مختلف سیکریٹری ہین ۔ کانفرنس کے تیسری قسم کے ریزولیوشن اسی جزو کے دونون حصون سے متعلق ہوتے ہین ۔ دراصل کانفرنس کے اس جزو کے یہی دونون حصے بمنزلۂ دل و جگر کے ہین ۔ جن سے تمام شریانون مین خون پہونچتا ہے ۔ ان ہی کے کارکنون کا ولولہ و جوش ان ہی کی مثال ان ہی کی قوت عمل مشعل ہدایت ہوسکتی ہے ۔ یہی تخیل کو عمل کے سانچے مین ڈہالنے والے ہین ۔ ان ہی کے ہاتہون مین عنان قومی ہے ۔ جس راہ پر چاہین لے جاسکتے ہین ۔ یہی نیابت کا حق ادا کرنیوالے ہین ان مین سے ہر شخص اپنی جگہہ پر قومی تعلیم کا علم بردار تعلیمی مقاصد کا پرجوش منادی یہ ہی سرسید اعظم کی ودیعت و امانت کے حامل و امین ہین ۔ پس اب تیسرے حصہ مین ان کی کامون پر نظر ڈالنی چاہئے ۔ اس سلسلہ مین ان سکشنون پر نظر کرنے کی ضرورت نہین جو جان بحق تسلیم ہوچکے ہین ۔ یا جو عالم تخیل سے عالم وجود ہی مین نہین آے ۔ بلکہ صرف ان ہی کو دیکہنا چاہئے ۔ جن کی ہستی کبہی رونق بزم کانفرنس ہو جاتی ہے ۔

اہم کام ہے کیونکہ کانفرنس کے مقاصد کی تکمیل عملاً بہت کچھ ان لوکل کمیٹیون کے
قیام اور کام پر منحصر ہے صدر دفتر سے سفیرون کے ذریعہ سے اسکے لئے کوشش
شروع کی گئی - سنہ ۹ مین اور سنہ مین ۲۵ اور سنہ مین ۸۱ کمیٹیان قائم ہوئین
گویا اس سہ سالہ کوشش کا نتیجہ (۱۵) کمیٹیان ہین اور یہ تعداد اتنے بڑے ملک مین
جسقدر قابل اطمینان ہوسکتی ہے اوسکا اندازہ خود قوم کرسکتی ہے - بالخصوص
جبکہ سفارت کی ذریعہ سے ایک نہایت اہم کام لوکل کمیٹیونکا قایم کرنا ہے اور کوئی
سال ایسا نہین جاتا کہ سفراء کانفرنس مختلف صوبون مین وصولی چندہ کے متعلق
دورہ نہ کرتے ہون تو تعداد کا آگے نہ بڑہنا جس نتیجہ پر پہونچاتا ہے وہ ظاہر ہے
سنہ ۱۱ء تک ان لوکل کمیٹیون کی روئدادین بہی شائع کیجاتی تہین مگر اب
وہ بہی بند ہین اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یا تو رپورٹین آتین ہین اور داخل
دفتر کردی جاتی ہین یا روز بروز مرکزی کمیٹی سے ان کے تعلقات ٹوٹتے چلے
جاتے ہین -

سکریٹری لوکل کمیٹی میرٹھ کی شکایتین

حال مین لوکل کمیٹی میرٹھ کی طرف سے مولوی عبدالحمید خانصاحب سیکریٹری نے ایک رپورٹ شائع کی ہے وہ لکھتے ہین کہ
مجہے نہایت افسوس اور طبیعت کے مضائقہ کیساتہہ ناچار یہ عرض کرنا پڑتا ہے
کہ سینٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے دستور العمل کو
جہانتک لوکل کمیٹیون سے تعلق ہے اُسپر کوئی باقاعدہ عمل نہین کیا جاتا اور
جبتک سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس اپنی مرکزیت کا صحیح نظام قائم نہ کریگی
کانفرنس کے کام کی حقیقی ترقی ہونا بہت دشوار ہی پہر وہ شکایت کرتے ہین
کہ میتے چند تجاویز پیش کی تہین جنکو آنریری جائنٹ سکریٹری صاحب نے
مناسب ومفید تسلیم کیا تہا اور اونپر عمل درآمد کرنیکا وعدہ فرمایا گیا تہا -
مجہے افسوس کے ساتہہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ انپر کوئی عملدرآمد نہین کیا گیا - اگر اسی
طرح اور کمیٹیون کی آزادانہ رپورٹین بہی ہماری سامنے ہوتین تو یہ حقیقت بہی

بہت کچھ بے نقاب ہوجاتی -

سفیرون کی خدمات | مختلف سالون کی رپورٹون مین ترتیب دفتر اور سفیرون کی خدمات پر جابجا بہت زور دیا گیا ہے ان کے مختلف فرائض نہایت آب وتاب کے ساتھ بیان ہوے ہین ۱۹۰۶ء مین ہم سے کہا گیا ہے کہ کانفرنس کے کام کو وسعت دینے اور اوسکے اثر کو کل ملک مین پہیلانے کے لئے اس سال یہ عملی تجویز کی گئی ہے کہ سفیران کانفرنس کی تعداد مین اضافہ کیا گیا ہے تاکہ ہر ایک صوبہ مین کم از کم ایک سفیر مقاصد کانفرنس کی اشاعت اور اوسکے فنڈ کیواسطے چندہ جمع کرنیکے لئے ہو ۱۹۰۸ء مین دورہ سفیران کے حالات کے متعلق جو تمہید ہے اس مین ظاہر کیا ہے کہ سفیرون کی کام کی تقسیم بہی دو طرح پر ہے یعنی پہلی ششماہی مین اُنکے متعلق یہ کام ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقون مین کانفرنس کی لوکل کمیٹیان قائم کرنی کی کوشش کرین اور جو اصول وضوابط لوکل کمیٹیون کے لئے قرار دیے گئے ہین اونپر اونکو توجہ دلائین علاوہ ازین مدارس اسلامی مکاتب اسلامی مدارس سرکاری ومدارس غیر اقوام کی اندرونی حالت سے واقفیت حاصل کرین اور غیر اسلامی مدارس مین مسلمان طلبا کی تعداد وغیرہ سے اور اونکی تعلیمی کیفیت کی اون نقشون کے مطابق جو دفتر سے سفیرون کو دیے گئے ہین خانہ پری کرکے بھیجین۔ مکاتب اسلامی وغیرہ کی اصلاح اور ترقی مین کوشش کرین غریب طلبا کو مقامی امداد سے فائدہ پہونچائین اور اونکو سرکاری اسکولون مین داخل کرائین اور اونکی فیس وکتابونکا بندوبست مقامی چندہ حاصل کرکے کرین وعلیٰ ہذا القیاس -

دوسری ششماہی مین اُنکا محض کام یہ ہے کہ کانفرنس کی اغراض ومقاصد سے ہر مسلمان کو اطلاع دین اور اوسکے مفید نتائج سے انکو باخبر کرکے اُن سے اس امر کی خواہش کرین کہ وہ کانفرنس کے ممبر ہون اور فیس ممبری اُن سے وصول کرکے کانفرنس کے سرمایہ کو وسعت دینے کی کوشش کرین

سنہ مین ۱۱ سفیرون نے کام کیا۔ لیکن اسکے بعد کوئی سبب نہین معلوم ہوتا کہ کیون ایسی رپورٹون کا پیش ہونا بند ہوگیا۔ اور سفیرون نے اس کوشش کو کہانتک جاری رکھا اس کا اندازہ خود اس اجلاس کے وہ ممبر کرسکتے ہین جنکو براے ایین سفیرون کے کام کو دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ سنہ ء مین ایک امتحانی کوشش یہ بہی کیگئی کہ سفیرون کے ذریعہ سے مدارس و مکاتب جاری کراسے جائین چنانچہ راولپنڈی، مظفرنگر اور جونپور مین سفیرون نے کام کیا۔ مگر سنہ ء مین بہران کوششون کا کوئی تذکرہ اور نتیجہ نہین معلوم ہوا۔ حالانکہ اگر ہر سال دس دس سفیر پہلی ششماہی مین اون خدمات کو انجام دیتے رہتے جو آنریری جائنٹ سکریٹری نے بیان کی ہین تو بہت کچہ کامیابی حاصل ہوسکتی تہی۔ مگر جبکہ سفیرون کی کارگذاری چندون کے گران قدر مقدارون پر منحصر ہو اور پہلی ششماہی مین بہت ہی مختصر تعداد رکہی جائے۔ تو وہ کیونکر ان خدمات کو انجام دے سکتے ہین۔

سنہ مین سندہ کیلئے ایک ایجنٹ کے مامور کرنے کی تجویز ہوئی تہی کیونکہ وہ بہ لحاظ تعلیم نہایت پس ماندہ حالت مین ہے۔ اور پچہلے سال کراچی مین کانفرنس بہی سندہ کے مسلمانون مین بیداری پیدا کرنے کے سبب سے مقرر کیگئی تہی۔ اس ایجنٹ کی خدمات مین یہ امر داخل کیا گیا تہا کہ قومی لٹریچر کو ترجمہ کرکے سندہ مین شایع کیا جائے، خاص خاص مقامات مین لوکل کمیٹیان مقرر کی جائین جو کانفرنس کے مقاصد کی تکمیل مین کوشش کرین۔ شہرون اور قصبات مین جو مسلمان تعلیم کے قابل ہون اگر ان مین استطاعت ہو تو علیگڈہ مین ورنہ سرکاری مدارس یا کراچی مدرسہ مین داخل کرانے کی کوشش کی جاے (رپورٹ سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۰۳) لیکن افسوس ہے کہ یہ تخیل اپنے حدود سے باہر نہین نکلا۔ اور صرف سندہی زبان مین آنریری جائنٹ سیکریٹری کی ایک رپوٹ ترجمہ ہوکر شائع کی گئی

پراونشل کانفرنسین

پراونشل کانفرنسو نپر ہمیشہ زور دیا گیا ہے اس کی ضرورتین ظاہر کی گئی ہین اور یقیناً اس کی ضرورتون سے کسی کو انکار نہین ہوسکتا۔

سنہ ۱۹۱۰ء تک مغربی بنگال اور صوبہ مدراس مین پراونشل کانفرنس قائم ہو چکی تھی
جنہون نے متحدہ قوت سے کوشش کرنے کے فوائد پہچان کر برضا و رغبت آل انڈیا
محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس سے اپنا الحاق منظور کر لیا ہے انجمن حمایت اسلام سے
تحریک کی گئی کہ وہ پراونشل تعلیمی کانفرنس کی حیثیت بھی حاصل کرے صوبہ
برہما مین کانفرنس قائم تھی۔ صوبہ متوسط مین ضرورت محسوس ہو رہی تھی
خان بہادر ایچ ایم ملک کو بھی متوجہ کیا گیا تھا صوبۂ بمبئی مین بھی کانفرنس کا
وجود تھا اور اوسکو مرکزی کانفرنس سے تعلق پیدا کرنے کی تحریک
کی گئی تھی۔ صوبۂ سرحدی مین بھی یہی کوشش کی گئی مگر بعد کی رپورٹون سے
اس کوشش کی رفتار اور اوسکے نتائج کا کوئی پتہ نہین ملتا البتہ
اخبارات سے مدراس کی نسبت کبھی کبھی معلوم ہو جاتا ہے۔
کہ وہان کے چند ہمدرد اصحاب جن مین آنریبل سیٹھ یعقوب حسن
اور مسٹر عبدالحمید حسن بی۔ اے۔ ایل ایل بی خاص طور پر شکریہ اور
تعریف کے مستحق ہین جو دل سوزی اور خاموشی کے ساتھ کوشش کر رہے
ہین مگر وہ مرکز سے علیحدہ ہین کارکنان مرکز کے قدم بہ قدم نہین چلتے اور اپنے
تخیل کو محدود رکھتے ہین کبھی کبھی متذکرہ بالا کانفرنسون کے اجسام مبردہ مین
کچھ گرمی محسوس ہوتی ہے مگر کب جبکہ کسی نمائش یا نمود کا موقع آتا ہے
ورنہ عملاً اون کا وجود اور عدم وجود برابر ہے اور اس لئے ان
کانفرنسون کے متعلق ہم اپنی مرکزی کانفرنس کو کوئی خراج تحسین ادا نہین کر سکتے
اگر مرکزی کانفرنس کا کوئی اثر ہوتا تو صوبۂ متحدہ کی کانفرنس جس کے قائم
کرنے مین خان بہادر مولوی بشیر الدین اور آنریبل مسٹر
عبدالرؤف اور دیگر اصحاب نے خاص کوشش کی تھی دو روز کی بہار
دکھا کر مرجھا نہ جاتی۔

معائنہ مدارس ‏ ۱۹۱۱ء میں صدر دفتر نے معائنہ مدارس کا کام اپنے ہاتھ میں لیا اور اسسٹنٹ سکریٹری نے دیرا دون اور تراؤلی کے اسکولون کو دیکھا اور ۱۹۱۲ء مین امروہہ ۂ ایٹما اور انجمن ہدایت اسلام دہلی کا معائنہ بتعمیل حکم ہر ہائنیس بیگم صاحبہ بھوپال بالقابہا اور مسلم ہیوٹ اسکول مراد آباد کا بھی معائنہ کرایا گیا لیکن پھر یہ سلسلہ منقطع ہوگیا ٹیچرس کانفرنس کے اس رزولیوشن کے مطابق کہ کل مدارس اسلامیہ ایک نظام مین منسلک ہوجائین۔ قرار پایا کہ خاص خاص مدارس کا معائنہ کرکے ان کے حالات معلوم کیے جائین اور سال آیندہ غور کیا جاے کہ کن قواعد کے تحت مین مدارس متحد کیے جائین امید ہی کہ اب کی سال ٹیچرس کانفرنس مین یہ قواعد مرتب ہوجائینگے اور ان کے موافق مدارس کا انتظام شروع ہوجائیگا ممبران سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی سے استدعا کی گئی مگر بہت کم ممبرون نے دقت دینا منظور کیا البتہ چار صاحبون نے متعدد اسکولون کا معائنہ کیا اور مفصل رائے دی (ماخوذ از رپورٹ ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۲۹) لیکن یہ کارروائی بھی بےنتیجہ رہی اور کوئی نظام اتحاد مدارس کا مرتب نہین ہوا۔

۱۹۱۳ء مین کانفرنس کے انسپکٹر کے ذریعہ سے آگرہ ڈویزن کے مسلمانون کی تعلیمی حالت کے متعلق پوری تحقیقات ہوئی اور خاصکر آگرہ کے مسلمانون کی تعلیم کی نسبت مفصل حالات دریافت ہوکر آیندہ عملی کارروائیون کے لیے راستہ نکلا مگر وہ کون راستہ نکلا اور اسکی ابتدا اور انتہا کہان ہی محض عالم خیال کی سڑکین ہین جو سنسان پڑی ہوئی ہین ۱۹۱۳ء کی روئداد مین جسقدر اضلاع صوبۂ متحدہ کے نقشے ہین وہ سب گزٹیر کا انتخاب ہے البتہ آگرہ ڈویزن کے نہین بلکہ آگرہ اور ضلع آگرہ کی ۵۶ اسکولون اور مکاتب کا ضرور معائنہ ہوا تھا۔ پندرہ سرکاری امدادی درسگاہون مین سے انسپکٹر نے چار مدرسون کی رپورٹ دی ہے جن مین صرف ایک کو دیکھا دو مین تعطیل تھی ایک کا معائنہ نہین کیا۔

انسپکٹر کا تقرر اس غرض سے ہوا تھا کہ مدارس معاینہ ہو اوران کی حالت کی درستی کی نسبت کوشش کیجائے اور چونکہ اسی سال آگرہ مین جلسہ

ہو نیوالا تھا اس لیے اس کام کو آگرہ سے شروع کیا گیا۔ ان کی درستی کی نسبت کوئی کوشش نہین ہوئی اور کانفرنس کے اجلاس کے بعد جو خاموشی طاری ہوئی ہے وہ ابھی تک قائم ہے۔ اور اسطرح ... ۷ روپیہ کے صرف کا کوئی نتیجہ نہین نکلا۔

وظائف صدر دفتر کا ایک نمایان اور روشن کام یہ ہے کہ اس نے ہر سال ایک گران قدر رقم وظائف مین خرچ کی جس مین ایک معقول حصہ ٹرینینگ کالجون اور نارمل اسکولون کے طلبہ کا ہے۔ آخر الذکر قسم کے وظائف مسلمانون کو سرشتہ تعلیم مین داخل کرنیکی ترغیب کے لیے ہین ہمارے لیے یہ تقسیم مشکل ہے کہ کس قسم کے وظیفہ پر کس قدر روپیہ صرف ہوا لیکن بحیثیت مجموعی ۸ سال مین (۳۴۸۸۳) روپیہ کانفرنس نے تقسیم کیا ہے۔

انجمن ترقی تعلیم امرتسر کے وظائف کا مقابلہ لیکن جب ہم اس مرکزی حکومت و نیابت کا پنجاب کے صرف ایک پراونشل یا لوکل کمیٹی انجمن ترقی تعلیم مسلمانان امرتسر کے شش سالہ وظائف کی تعداد سے مقابلہ کرتے ہین تو ہم اس غیر رجسٹری شدہ مرکزی انجمن سے اس رجسٹری شدہ انجمن کو ہزار ہا حصہ زیادہ قابل ستایش پاتے ہین جس کی آمدنی آنون سے شروع ہو کر ہزارون تک پہونچتی ہے یہ انجمن خاموشی اور سنجیدگی سے اپنا فیاضانہ کام کر رہی ہے۔ انجنیری۔ ڈاکٹری۔ طب قانون۔ ٹرینینگ، تجارت۔ زراعت۔ دینیات وغیرہ مین ۸۹ طلبار کو تعلیم دلاچکی اور ۹۹ طلبا زیر تعلیم ہین۔

بے اختیار جی چاہتا ہے کہ ہم اپنی مرکزی اور لوکل انجمن کا تھوڑا سا اور موازنہ بھی کرین مرکزی انجمن نے ۸ سال مین سنہ ۱۹۰۷ء لغایت سنہ ۱۹۱۴ء (۳۴۸۸۳) اور انجمن امرتسر نے چھ سال مین (۳۲۱۹۰) روپیہ صرف کیا۔ ہمارے کارفرمایان انجمن پر پانچ روپیہ سالانہ چندہ مقرر ہے اور اسکے ممبرون پر پانچ روپیہ داخلہ اور ۲۴ روپیہ سالانہ چندہ لازم ہے۔ ہمارے یہان ۱۵۰ پر لائف ممبر ہوتا ہے اور وہان پانچ سو پر۔ ہمارے یہان ممبری پیش کیجاتی ہے اور منظوری نامنظوری کا انتظار نہین ہوتا اور نام درج کر لیا جاتا ہے وہان درخواست دینی ہوتی ہے اور امیدوارانہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔

راجہ صاحب محمود آباد کی ایک تقریر کا اقتباس اس موازنہ کے بعد ہم ایک مختصر اقتباس آنریبل راجہ سر محمد علی خان

صاحب بہادر کی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ سابق صدر نشین اجلاس کانفرنس منعقدہ رنگون کے ایک خطبۂ صدارت کا جو انہون نے ۲۶ فروری سنہ ۱۶ء کو اس انجمن کے سالانہ اجلاس مین فرمایا تھا پیش کرتے ہین ۔

مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات سے ہوئی کہ آپ کی انجمن کا دامن تفریق و مخاصمت، جنبہ داری اور خودغرضانہ منافقتات کے دھبون سے اب تک بحمداللہ پاک ہے۔

" مسلمانون کی کونسی انجمن ہے عام اس سے کہ وہ سیاسی ہو یا تعلیمی جس کے ناصیۂ روشن پر یہ داغ سیاہ نہ لگا ہو اور انجمن ترقی تعلیم مسلمانان کے لیے یہ ایسا فضل ہے جس پر وہ جس قدر ناز کرے بجا ہے ۔ خدا اُسے نظر بد سے بچاے اور اُس یکجہتی اور اتفاق قلبی کو قائم رکھے جو اسوقت تک آپ کی انجمن کی شان امتیازی ہے ۔ مین سمجھتا ہون کہ اس یکجہتی کا باعث بہت کچھ مقاصد انجمن کا معین و محدود ہوتا ہے ۔ آپ نے کمال دانشمندی سے مقاصد انجمن کو اتنا وسیع نہین کیا کہ وہ قوم کی تمام ضروریات پر حاوی ہوجائین ہماری قومی جماعتین اتنا بڑا پروگرام پیش نظر رکھتی ہین کہ اُس کا پورا کرنا اُن کے اختیار سے باہر ہوتا ہے ۔ اور آخر کار وہ مورد الزام و ہدف ملام ہو کر رہتی ہین پبلک بالطبع اُن انجمنون سے یہ توقع رکھتی ہی کہ وہ یہ دکھائین کہ اُنھون نے کہان تک ان دعاوی کو پورا کیا جن کے ساتھ وہ عالم وجود مین آئی تھین ایک انجمن اصلاح تعلیم مسلمانان کی مدعی ہے دوسری احیاء علوم مسلمانان کی تیسری ان دونون مقاصد کے علاوہ مسلمانون کے مدارس قائم کرنے ان کی تمام تعلیمی ضروریات کے کفیل ہونے اور اُنکے حقوق تعلیمی کے محافظ ہونے کا ادعا کرتی ہی ظاہر ہی کہ اس انجمن کے دعادی کے مطابق پبلک اس سے توقعات بھی رکھتی ہے اور جب عمل کا وقت آتا ہی تو ہر شخص دیکھتا ہے کہ ادعا کا پلہ بہت بھاری ہی ۔ اور عمل کا نہایت ہلکا ۔ مدارس قائم کرنا کجا وہ مدارس کی نگرانی بھی نہ کرسکی تعلیمی ضروریات کا کفیل ہونا کیسا وہ اُن ضروریات کا احاطہ بھی نہ کرسکی حقوق تعلیمی کا محافظ ہونا علیحدہ رہا وہ اُنکی حمایت بھی نہ کرسکی " (صفحہ ۲ رپورٹ انجمن)

ہماری مرکزی انجمن مین اُن کامون کے علاوہ جن پر ہمنے تنقید کی ہے۔ اور جو اہم
کام شمار کیے گئے ہین اور بھی کچھ کام ہوے ہین

سنہ ۱۹۰۸ء مین پانچ ہزار رسالہ طبع ہو کر تقسیم ہوے کانفرنس کے ابتدا
سے اب تک کے حالات ایک رسالہ کی شکل مین طبع کرا کر تقسیم کیے گئے دفتر مین
مراسلات کا کام بہت زیادہ ہوا عہدہ دارون مین تبدیلیان ہوئین (ملاحظہ ہو
رپورٹ سنہ ۱۹۰۸ء صفحات ۹۴ تا ۱۳۱۔) یہ رسالے کس کی منظوری سے طبع ہوے
کانفرنس کے کس رزولوشن سے یہ مصارف طبع ادا کیے گئے؟ یہ وہ اسرار دفتر
مین جن کی بابت خاموش رہنا چاہیے اور آئندہ سالون مین بھی اس سوال کو نہین دوہرانا چاہیے

سنہ ۱۹۰۹ء روئداد کی مفصل رپورٹ تیار کی گئی ٹیچرس کانفرنس کا انعقاد
ہوا تنخواہ دار اسسٹنٹ سکریٹری کا عہدہ قائم کیا گیا۔ چار ہزار آٹھ سو پانچ کے عطیات
دوامی حاصل کیے گئے۔ (رپورٹ سنہ ۱۹۰۹ء)

سنہ ۱۹۱۰ء تہذیب دفتر ترتیب و اشاعت رپورٹ، مراسلات، و سفارشات
ترتیب حسابات، تیاری ضابطہ سفیران، وظائف اور تمغہ جات کا کھاتہ علیحدہ قائم
کیا گیا۔ وظائف کی واپسی کا طریق عمل اختیار کیا گیا۔ آنریری جائنٹ سکریٹری کی رپورٹ
کی ایک ہزار کاپیان گجراتی زبان مین کاٹھیاوار و گجرات اور علاقہ بمبئی مین مفت
تقسیم کی گئین اور ایک ہزار کاپیان سندھی زبان مین ملک سندہ مین
تقسیم کی گئین انگریزی زبان مین کانفرنس کی تاریخ اور اس کی عملی کارروائیون کا
اور اغراض و مقاصد کے متعلق ایک رسالہ مرتب کیا گیا۔ ایک رسالہ سر سید محسن الملک
وقار الملک مولانا حالی کے مضامین متعلق اصلاح تمدن و معاشرت مندرجہ تہذیب الاخلاق
کو جمع کر کے ایک سو چھتر صفحات کی تعداد پر تین ہزار کی تعداد مین طبع کرا کر مفت
تقسیم کیا گیا۔ مجوزہ محمڈن یونیورسٹی پر جو تین تقریرین مستحق انعام قرار پائی تھین وہ
ایک رسالہ کی صورت مین مفت تقسیم کی گئین۔ اخلاقی اور مذہبی مسلمان نو عمر بچون
اور لڑکیون کے لیے جو کانفرنس کے اشتہار کے مطابق رسالے تیار ہوے تھے

ان مین سے ایک رسالہ کو آنریری سکریٹری شعبہ ترقی اردو نے انتخاب کیا اور مصنف کو
ہدایت کیگئی کہ وہ چھوٹی چھوٹی اور اخلاقی کہانیون کا اضافہ فرمائین۔

سنہ ۱۹۱۱ء یونیورسٹی کے کام کے لیے سفیرون اور اسسٹنٹ سکریٹری کو منتقل
کردینے کی وجہ سے جو بہتری اور ترقی اس کام مین ہونے لگی تھی وہ قائم نہین رہی
معمولا مراسلت کے علاوہ اجلاس ناگپور کی سالانہ رپورٹ کی ترتیب و طبع اور تقسیم کیگئی
جو رزولیوشن پاس ہوے تھے حسب دستور مطبوعہ یادداشتون کے ذریعہ سے گورنمنٹ
اور سررشتہ تعلیم مین اُن کے ارسال کی کارروائی کیگئی تین رسالہ متعلق یونیورسٹی
اور ایک تقریر آنریبل مسٹر کریڈک بہادر بشکل رسالہ اور ایک لکچر خان بہادر مولوی محمد
نظام الدین صاحب ایم اے متعلق تعلیمی حالت مسلمانان صوبہ متوسط تقسیم ہوا۔

سنہ ۱۹۱۲ء صرف مالی حالت کا مرثیہ ہے اور ہم مجبور ہین کہ کوئی کام اس
سال کا نہین بتا سکے لیکن دفتر مین رپورٹ ضرور مرتب ہوئی اس کا پروف پڑھا گیا
پیکنگ ہوا اور وہ ڈاکخانہ مین ڈالی گئی دفتر کھلا اہلکار حاضر ہوے بلون اور چکون پر
دستخط کیے گئے اور دفتر کا معمولی کام جاری رہا۔

سنہ ۱۹۱۳ء ٹیچرس کانفرنس ہوئی ڈپوٹیشن کشمیر گیا اور کشمیر کی مراسلت کو
پمفلٹ کی شکل مین طبع کرایا گیا انجمن ترقی اردو نے کام کیا۔ پنجاب مین پراونشل کانفرنس
کے قائم کرنے کی کوشش کیگئی گیارہ ہزار روپیہ وظیفہ مین دیا گیا۔

سنہ ۱۹۱۴ء صدر دفتر کے اہلکارون کے علاوہ اس سال کانفرنس کے سفیرون نے
کام کیا کانفرنس کے لیے ایک عالیشان دفتر تیار ہو رہا ہے۔ لوریون، قصون نظمون
اور پہیلیون کے ایک مجموعہ کے لیے اشتہار دیا گیا ۲۳ اشخاص کے رسائل موصول
ہوے جو ٹیچرس کانفرنس مین پیش کیے گئے۔ اور اس نے ایک کمیٹی مقرر کی
اور جو انتخاب کیے وہ بشکل رسالہ یہان حاضر ہین۔

سنہ ۱۹۱۵ء حضرات! آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اصلی مقصد قوم مین
علوم جدیدہ کی اشاعت کرنا تھا ہم دیکھتے ہین کہ ان مین تعلیمی ضرورت کا احساس پیدا ہو گیا ہے

اب ضرورت اس امر کی ہی کہ اس احساس سے فائدہ اُٹھا کر مسلمانون کو اس رستہ پر ڈال دیا جاے جو منزل مقصود پر پہونچنے کے لیے سیدھا اور بیخطر رستہ ہی۔ (ص ۳۵)

افسوس ہی کہ اس سال مین بجز اِس اعلان کے علمی کامون کے متعلق کوئی تذکرہ نہین اور ہم بھی بمصداق قیاس کن زگلستان من بہار مرا - ممبر صاحبان کے ہی قیاس پر چھوڑتے ہین لیکن قیاس کرنیکی تکلیف گوارا کرنے کی ضرورت نہین ۱۹۱۱ء کی رپورٹ مین ہم سے یہ تعمداً کہدیا گیا ہی کہ "اس قسم کے کام بتدریج اور دیر مین انجام پاتے ہین کام اس قدر نمایان نہین ہوتے جیسے کہ ایک محدود وسعت کے کام نمایان ہوتے رہتے ہین - اسلیے کانفرنس کا کوئی مستقل آرگن نہین ہے کہ وہ کانفرنس کے ہر ضروری سے ضروری کام کو بھی مشتہر کرتا رہے اور سب سے بڑھکر یہ کہ جس قدر کوششین حصول مقاصد تعلیم کے متعلق کیجاتی ہین وہ سب کی سب ایسی نہین ہوتین کہ اخبارات کے ذریعہ سے مشتہر کیجائین (صفحہ ۱۳۰)

ان چند جملون مین جو تعمداً و رازداری ہی اور جو متضاد بیانی ہی اس کا بہ یک نظر اندازہ ہوجاتا ہی۔ تدریج اور دیر کی طنابین اتنی لمبی ہین کہ کبھی اُن کا سرا ہاتھ ہی نہین آسکتا۔ علی گڈہ انسٹیٹوٹ گزٹ جو اپنے اسسٹنٹ اڈیٹر کی عدیم الفرصتی اور کثرت کار کے باعث ہمیشہ باسی منقولات سے شکم پُری کرتا رہتا ہی وہ کبھی کانفرنس کے کامون کو مشتہر کرنے سے انکار نہین کرتا اور اس کے کالم ہر وقت کانفرنس کے کامون کو چھاپنے کے لیے اہلکاران صدر دفتر کے رہین منت رہتے ہین۔ رہا یہ امر کہ مقاصد تعلیم کے حصول کے لیے جو کوششین کی جاتی ہین وہ سب ایسی نہین ہوتین کہ اخبارات مین مشتہر کیجائین تو کیا یہ ممکن ہی کہ صدر دفتر کانفرنس مین صیغہ راز قائم ہو یا خفیہ سوسائٹیون کی طرح اس کے کام انجام پاتے ہون اگر اسکی کوششون کے لیے ناقابل اظہار ذرائع اختیار کیے جاتے ہین تو اس مین شک نہین کہ وہ ایک حیرت انگیز کاروائی ہے۔

جماعت کارفرما سینٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی دراصل کانفرنس کی جماعت کارفرما ہے لیکن اس کی ترکیب ایسے عجیب و غریب طریقہ سے کی گئی ہی کہ ایسی ترکیب کی شاید دنیا مین یہ پہلی ہی مثال ہو جس مین ایک سو ممبر انتخابی ہوتے ہین اور اسوقت ۱۱۲ ٹرسٹیز اور نمبر محدود سکرٹریان

لوکل کمیٹی، محمڈن کالج کا اسٹاف، کالبجٹ اسکول کے ٹیچرز اس کے ایکس افیشیو ممبر ہین جن کو نامزدگی اور انتخاب کی ضرورت ہی نہین۔

اس اول الذکر قسم کے ممبرون کا انتخاب ولاٹ ۱۹۰۸ء مین پھر ۱۹۱۰ء مین اور پھر ۱۹۱۳ء مین ہوا تھا لیکن ۱۹۱۳ء کے بعد سے اس وقت تک کوئی انتخاب عمل مین نہین آیا حالانکہ جب سے سالہ میعاد ختم ہوگئی تو کوئی شخص قانوناً ممبر نہین رہ سکتا کیونکہ انتخاب صرف تین ہی سال کے لیے ہوا تھا اور کوئی رزولیوشن ایسا نہین ہے اور نہ کوئی قانونی دفعہ ایسی ہی جس سے اس میعاد کو بڑھایا جاسکے۔

۱۹۱۰ء کی رپورٹ مین (صفحہ ۱۰۳) کہا گیا ہی کہ جو انتخاب اسسال ماہ نومبر مین عمل مین آیا وہ کانفرنس کی سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے ممبرون کا یہ پہلا جدید انتخاب تھا۔ جب دوبارہ انتخاب کے بعد سہ بارہ انتخاب نہین ہوا تو ایکس افیشیو ممبر کمیٹی کو قائم نہین رکھ سکتے۔ کیونکہ کوئی انتخابی نیابتی جماعت محض عہدہ دار ممبرون کے وجود پر قائم نہین رہ سکتی لیکن یہان قائم ہے اور راز داری کے مخفی قانون کا غیر مکتوب حکم ہی کہ ایسی کارروائیون پر احتجاج کرنا کانفرنس سے بغاوت کا مرادف ہے جس کی اُن الفاظ تعزیری مین سزا دیجاتی ہی جو کانفرنس کے پلیٹ فارم پر ادا ہوکر سامعین کے دلون کو ہیبت زدہ کر دیتے ہین پھر بروے قواعد ہر ممبر پر پانچ روپیہ سالانہ چندہ ادا کرنا لازم ہے اگر یہ قلیل رقم ادا نہ کیجاے تو کوئی ممبر اپنے اپنے عہدہ پر قائم نہین رہ سکتا لیکن ——— تقریباً ۱۹۱۱ء مین ۵۶ ۱۹۱۲ء مین ۴۷۔ ۱۹۱۳ء مین ۶۳ ۱۹۱۴ء ۱۱۶ ۱۹۱۵ء ۱۳۷ ممبرون نے ادا نہین کیا جن مین ہر قسم کے ممبر شامل ہین اور وہ ممبری سے خارج نہین کیے گئے ہم نے دو متعدد ممبرون سے بالمشافہ کہا کہ جب آپ نے فلان فلان سنین مین چندہ نہین دیا تو کیونکر آپ راے دینے کے مجاز ہوسکتے ہین تو انھون نے جواب دیا کہ دفتر ہمیشہ بذریعہ وی پی یا سفیر کے وصول کرتا ہی اس نے وصول نہین کیا اگرچہ یہ جواب قابل تشفی نہ تھا تاہم اس سے صدر دفتر کی بیداری کا ضرور پتہ چلتا ہی اور جبکہ مالگذاری اور ٹیکس بھی عموماً بغیر تقاضون کے ادا نہین کیے جاتے تو چندہ اور وہ بھی قومی چندہ جسکی عدم ادائی پر کوئی پرسش ہی نہین کیونکر ادا ہوسکتا ہی اور پھر نادہند

ممبروں میں احرار مستندین لیڈر اسکوائر اور مشریٹ سب ہی شامل ہیں۔

جزو سوم کے صیغہ دار کام

اب ہم جزو سوم کے تیسرے حصہ یعنی سیکشنل کاموں کی جانب توجہ مبذول کرنا چاہتے ہیں۔

تعلیم نسوان

اس سلسلہ میں سب سے پہلے کڑی تعلیم نسوان ہے جسکی عام اشاعت کے لیے تو کبھی کوئی کوشش ہی نہیں کیگئی البتہ اسکول بنانے اور اسکی ترقی کی توجہ مبذول رہی سنہ ۱۹۰۶ء میں آمدنی اسٹاف اور تعداد طالبات میں نمایاں اضافہ نظر آتا ہے۔ ۶۰ سے ۸۱ تک تعداد پہنچتی ہے۔ ۵۰۰ ماہانہ مستقل کی امداد ملتی ہے، مصنوعات خواتین کی نمایش کی جاتی ہے رسالہ خاتون علیگڈہ کو مرکز تعلیم انات بنا دیتا ہے، کل آمدنی ۳۰۱۲۰ اور خرچ ۴۲۰۷۱۵ ہوتا ہے جس میں سے بہت بڑا حصہ فکسڈ ڈپازٹ میں رکھ دیا جاتا ہے سنہ ۹ء میں کل ہندوستان کی خواتین اس مدرسہ کو اپنا مدرسہ سمجھتی ہیں۔ تعداد طالبات ۷۰ تک پہونچتی ہے نمایش کیجاتی ہے۔ آمدنی میں اور دوسو سالانہ کا اضافہ ہوتا ہے خرچ ۴۲۳۱ اور آمدنی ۱۱-۱۰-۹۱ ۴ ہے گورنمنٹ سے گرانٹ ملتی ہے۔ اور مدرسہ کے لیے اراضی حاصل کیجاتی ہے سنہ ۱۰ء میں اسٹاف اور طالبات میں اضافہ ہے۔ نمائش بھی کیجاتی ہے۔ آمدنی ۴۲۷۹ خرچ ۲-۱۲ ۲۵۳۵ ہے سنہ ۱۱ء میں نمایش نہیں ہوسکی۔ آمدنی ۵-۵-۱۶-۴۲ ہے خرچ ۵-۵- ۲۵۱۴ ہے تعداد طالبات رپورٹ سے معلوم نہیں ہوسکی سنہ ۱۲ء میں ۷۰ طالبات مقابلہ سنہ ۱۰ء کے ۱۳ کم، آمدنی ۴۹۵ ۴ خرچ ۲۵۴۶ ہے اور نمایش بھی کیگئی۔

سنہ ۱۳ء میں نمائش نہیں ہوئی۔ لڑکیوں کی تعداد کا اندراج نہیں سو سو اسو لڑکیوں کے لیے بورڈنگ ہاؤس بن گیا۔ آمدنی ۴۸۵۶ خرچ ۳۳۷۶ سنہ ۱۴ء میں طالبات ۵۲ جنمیں ۱۶ بورڈر نمائش نہیں ہوئی آمدنی ۴۷۷۴ خرچ ۴۰۹۸ سنہ ۱۵ء میں طالبات ۵۰ جنمیں (۱۳) بورڈر آمدنی۔

ایک اہم خلاف ورزی

اب ان اعداد کے ساتھ ہی اس حقیقت پر بھی نظر ڈالنی چاہیے کہ اس سکول کو ابتدا میں جو امدادیں حاصل ہوئی ہیں وہ ان وعدوں، اس تیقن اور اس اطمینان کے ساتھ ملی ہیں۔ کہ یہ اسکول ایک نارمل سکول ہوگا۔ جہاں سے استانیاں تیار ہوا کرینگی۔ یہ وعدے کسی غلط فہمی پر مبنی نہیں تھے۔ نہ غیر ذمہ دار اشخاص نے کیے تھے بلکہ تمام اسپیچوں اور

تقریروں میں یہ وعدے کیے گئے یقین اور اطمینان دلایا گیا۔ اور ان کو بار بار دُہرایا گیا؟
سنہ ۱۹۰۸ء میں ۵۰۰ روپیہ ماہوار کی جو مستقل آمدنی ہوئی ہے وہ بھی نارمل اسکول ہی کے نام سے ہوئی تھی اور کہا بھی یہ ہی گیا تھا کہ اس سال میں علی گڈہ کے زنانہ نارمل اسکول کی حالت میں ہر طریقوں سے ترقی ہوئی ہے۔ سنہ ۱۹۰۹ء میں آنریری جائنٹ سکریٹری نے کہا ہے کہ نظر بر حالات موجودہ مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام اسوقت تک نہایت دشوار ہے جب تک کہ قوم میں مسلمان اُستانیوں کی کافی تعداد موجود نہ ہو۔ چنانچہ اس مقصد کے حاصل ہونے اور مسلمان اُستانیوں کی کمی رفع کرنے کو علی گڈہ میں زنانہ نارمل سکول کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔ (رپورٹ سنہ ۰۹ء صفحہ ۲۵۳) لیکن آخر کار تقریروں کے پیچ در پیچ طریقوں سے یہ اسکول ایک معمولی اسکول رہ گیا۔ مگر ابھی نارمل اسکول کا وعدہ نسیاً منسیا نہیں ہوا۔ سنہ ۱۹۱۳ء میں پھر دُہرایا گیا ہے اور یقین دلایا گیا ہے کہ سنہ ۱۴ء کے درمیان ٹریننگ کلاس کھولی جائیگی۔ کاش ان دقتوں کا پہلے اندازہ کیا جاتا اور اس قسم کے وعدے نہ کیے جاتے جن کے ایفا کے بظاہر کوئی آثار نمایاں نہ تھے۔
سنہ ۱۹۰۹ء میں پھر نارمل اسکول کا وعدہ ہے۔ البتہ سنہ ۱۹۱۳ء میں آنریری سکریٹری شعبہ تعلیم نسواں کلاس کھولے جانیکی خوشی خرمی سناتے ہوئے شبہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس وقت مسلمان لڑکیاں کافی استعداد رکھنے والی بہت کم ہیں جو ٹریننگ کلاسوں میں داخل ہوسکیں ہمارے مدرسے کی ۷ یا ۸ لڑکیاں جونیر کلاس میں داخل ہوسکتی ہیں مگر اب وہ سب مڈل تک باقاعدہ تعلیم پانا چاہتی ہیں۔ اسی کے ساتھ پھر وہ امید کی ایک جھلک یوں دکھاتے ہیں کہ بعض مقامات سے امید دلائی گئی ہے کہ کچھ لڑکیاں وظیفہ کے لالچ سے آکر ٹریننگ کلاس میں داخل ہوجائینگی۔ (صفحہ ۱۸۲ رپورٹ سنہ ۱۹۱۳ء) مگر اب تک تین سال گزرنے پر کلاس جاری نہ ہوسکا اور کیا یہ قانوناً اور اخلاقاً جائز ہوسکتا ہے کہ کسی وقف شدہ روپیہ کو اغراض وقف کے علاوہ استعمال کیا جاسکے۔ کاش جو روپیہ کہ ٹریننگ کی اغراض کے لیے دیا گیا تھا وہ اس رزولیوشن ہی کی تعمیل میں صرف ہوتا جو سنہ ۱۰ء میں کانفرنس نے پاس کیا تھا کہ مثل لڑکوں کے ٹریننگ کلاس کے لیے

لڑکیون کو وظیفہ دیا جائے۔

اس رزدیوشن کا ایک جز یہ بھی تھا کہ جب تک علی گڈہ مین انتظام ہو لڑکیون کو وظائف دیکر کسی ٹرنیننگ اسکول مین بھیجا جائے اور ۳ وظائف دس دس روپیہ کے مخصوص کئے جائین۔ ص ۳۲۹

بورڈنگ ہاؤس بورڈنگ ہاؤس کی تعمیر کی جو ضرورتین ظاہر کی تھین اور جو امیدین اوس سے وابستہ تھین افسوس ہے کہ وہ پوری نہین ہوئین

سنہ ۱۹۱۰ء مین آنریری جائینٹ سکریٹری نے کہا تھا کہ مدرسہ مین سولڑکیان درج ہین اور یہ تعداد اس وجہ سے بڑہنے نہین پاتی کہ جہان لڑکیان ۱۲ یا ۱۳ برس کی ہوئین پھر ان کے والدین اُن کو مدرسہ مین بھیجنا پسند نہین کرتے غالباً پردہ دار بورڈنگ ہاؤس تیار ہو چکنے کے بعد یہ مشکل بتدریج رفع ہو جائیگی۔ (صفحہ ۱۱۹)

مگر کیا یہ قلیل تعداد اُن امیدون کے مطابق ہے جو قائم کی گئی تھین نہایت اعلےٰ درجہ کا بورڈنگ ہاؤس ہے انتظامات مکمل ہین، تمام ہندوستان کی مسلمان خواتین اس مدرسہ کو اپنا مدرسہ سمجھتی ہین، تعلیم نسوان کی ضرورت مسلمہ طور پر محسوس ہو چکی ہے لیکن نہ بورڈرس کی تعداد بڑہتی ہے اور نہ ڈے اسکالرس کی بلکہ صاف طور پر تدریجی تنزل کی صورت عیان ہے۔

سنہ ۱۹۱۱ء مین آنریزی سکریٹری نے کہا تھا کہ:۔

"اس دوران مین اس بات کا قطعی یقین ہو گیا کہ اگر ابتدا مین قوم کی لڑکیان کسی درسگاہ مین داخل ہون گی تو وہ علی گڈہ مین داخل ہون گی اور علی گڈہ ضرور آئینگی۔

اس سال مین اس قدر درخواستین آئی ہین کہ اُن کو دیکھکر تعجب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کے خیالات مین کس قدر جلد تغیر ہوا ہے" (صفحہ ۱۵۹)

یہ بورڈنگ ہاؤس نہایت غور وخوض کے بعد کھولا گیا ہے اور اُن تمام

موانعات تعلیم کو جو لڑکیون کی تعلیم مین حائل ہوتے ہین دور کرنے کا بھی علاج سمجھا گیا ہے - چنانچہ آنریری سکریٹری موانعات کو بیان کرتے ہوے کہتے ہین کہ :-

مگر وہ شخص جو چار منزلون کے بعد اپنے راستہ مین ایک سخت رکاوٹ حائل دیکھتا ہے اور جس کو آگے بڑہنا مقصود ہے اُس نے ایک ایسے بورڈنگ ہاوس کو اس مشکل کا حل سمجھا ہے جس مین پردہ کا انتظام گھرون سے زیادہ عمدہ ہو جسمین بچیون کے لیے اچھی مثالین کم از کم اپنے گھرون کی برابر تو ضرور ہون - بورڈنگ ہاوس آج کی تجویز نہین ہے پہلے روز کی تجویز ہے اور اس وقت کا جو آج محسوس ہو رہی ہے پہلے ہی پورا اندازہ کر لیا تھا - (صفحہ ۱۶۰)

بورڈنگ ہاوس کو کھلے ہوے چار سال گذر گئے - مسلمانون کے خیالات مین تغیر پیدا ہو چکا، دقتین بھی رفع ہو گئین لیکن افسوس کہ بورڈنگ ہاوس کے بچھے خالی نظر آتے ہین ادہر یہ حصے خالی ہین ادہر شہر مین مدرسہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے سنہ ۱۹۱۴ء مین جبکہ مدرسہ شہر مین منتقل ہونے والا تھا تو اہل شہر کا اصرار تھا کہ مدرسہ شہر مین رکھا جاے اور جس طریقہ سے اب تعلیم ہوتی ہے بدستور جاری رہ آنریری سکریٹری کوشش کر رہے تھے کہ میونسپلٹی سے امداد مل جاے تو ایک پرائمری مدرسہ شہر مین بدستور قائم رہے (ص ۱۸۲) لیکن ابھی تک شہر کا مدرسہ جاری نہین ہوا اوبا وجودیکہ ایک بڑی تعداد لڑکیون کی تعلیمی احتیاج رکھتی ہے مگر ہنوز محروم ہے اور ۵۰ لڑکیون پر ایک معقول رقم صرف ہو رہی ہے -

نمائش مصنوعات خواتین نمائش جو ایک بڑا ذریعہ نسوانی صنعت و حرفت کی ترقی کا تھا سنہ ۱۳ء سے مسدود ہو گیا ہے کیا جن مقاصد سے اُس کو شروع کیا گیا تھا اُن سب کی تکمیل ہوئی ؟ اور وہ شوق جو اس نمائش کے اجرائے دستکاری اور ہنر کا پیدا کر دیا تھا معراج الکمال پر پہنچ گیا اور اُن کی تہذیب و شائستگی اور ہنرمندی ارتقائی مدارج طے کر چکی ہین - سنہ ۱۹۱۰ء مین آنریری سکریٹری نے لکھا تھا کہ اب نمائش کانفرس کا ایک نہایت دلچسپ اور ضروری جزو بنگئی ہے

ص ۲۲-۲۳ لیکن اس کے بعد ہی پانچ سالون مین سے صرف ایک سال ۱۹۱۲ء
مین نمائش ہوئی آخر وہ ضروری جزو کیون غیر ضروری کر دیا گیا

خاتون رسالۂ خاتون کیون بند ہے جس کی نسبت ۱۹۰۸ء مین آنریری جائنٹ سکریٹری نے کہا تہا کہ:-

"یہ رسالہ ایک بڑا زبردست آلہ ہے جس کے ذریعہ سے تعلیم و اصلاح کے خیالات ملک مین پھیلائے جاتے ہین۔ اور جن مرد اور عورتون کے دل مین تعلیم و اصلاح نسوان کا سچا اور واقعی خیال ہے اور جو فضول اور بیجا خیالات مین مبتلا نہین ہین اُن کو اپنے خیالات کی اشاعت مین پوری امداد دیتا ہے۔ علی گڈہ مسلمان مردون کی تعلیم کا مرکز تہا اور عورتون کی تعلیم کا مرکز وہ نہین سمجھا جاتا تہا لیکن رسالۂ خاتون نے یہ بات پیدا کر دی ہے کہ علی گڈہ جیسے مسلمان مردون کی تعلیم کا مرکز ہے۔ ویسے ہی رفتہ رفتہ وہ مسلمان عورتونکی تعلیم کا بھی مرکز سمجھا جانے لگا ہے (ص ۱۶۱) اسی طرح بارہا خاتون کی خدمات کا اعتراف کیا گیا ہے مگر آج وہ اپنی چند سالہ زندگی کی یاد باقی رکھکر حجاب عدم مین مستور ہے اور کوئی اس کا قائم مقام نہین کیا اب اس کے مقاصد کی ضرورت نہین رہی یا وہ ملک مین تعلیمی تحریک اتنے بڑے پیمانہ پر پھیلا چکا ہے کہ آئندہ اس کام کو جاری رکھنا تضیع اوقات اور اسراف ہے۔

اسکول سکشن اس سلسلہ کی دوسری کڑی اسکول سیکشن ہے اور جس کی ضرورت اور فوائد پر ہمیشہ زور دیا گیا ہے اور کانفرنس کے اولین مقاصد مین اسکو داخل رکھا گیا ہے۔ اس کا انصرام بڑے بڑے قابل ہاتھون مین رہا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ۱۹۰۶ء سے پہلے وہ ایک کس مپرسی کے عالم مین رہا اور ۱۹۰۶ء مین کئی سال کے بعد اس کا اجلاس ہوا ڈاکٹر ضیاء الدین پی ایچ ڈی-سی-آئی-ای-پروفیسر مدرسۃ العلوم اوس کے سکریٹری منتخب ہوئے اور کوئی شبہ نہین کہ انہون نے اوسکے کام کو سرگرمی کے ساتھ شروع کیا۔

اسکول میوزیم اجلاس مین سفارش کی گئی کہ علی گڈھ مین ایک اسکول میوزیم قائم کیا جاے اُس کے لئے اپیل ہوا اور عطیات حاصل ہوے اس سفارش کو موثر بنانے کے لئے سکریٹری نے جابجا دورے بھی کئے اور ایک سال کی کوشش کا یہ نتیجہ نکلا کہ چار ہزار روپے نقد وصول ہوگئے۔ انگلستان جرمن، جاپان، بمبئی، کلکتہ، سے سامان طلب کیا گیا اور دو ہزار ایک سو آٹھ روپئے تقریباً خرچ ہوے سنہ ۱۹۰۶ء مین اس صیغہ کے عملی کامون مین اسکول میوزیم شامل ہوا جو زمانہ نمائش کے ساتھ دکھلایا گیا جائنٹ سکریٹری نے بیان کیا کہ

" اس سیکشن کے سکریٹری ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب ہین جن کی قابلیت اور ہمت اور تعلیم کے مسئلہ سے دلچسپی محتاج بیان نہین ہے جب وہ ولایت سے واپس تشریف لاے ہین اُنھون نے اسکول میوزیم کا نہایت مفید جزو اس صیغہ کی عملی کارروائی مین شامل کر دیا ہے جو ہر سال کانفرنس کے اجلاس کے موقع پر آپ سب کے ملاحظہ کے لئے زنانہ نمائش کے ساتھ دکھلایا جاتا ہے (ص ۱۴۷)

آئندہ اس صیغہ کو کامیاب بنانے مین مفید تجاویز عمل مین لائی جائینگی علیگڈھ مین کنڈر گارٹن کلاس کھولا گیا۔ تعلیمی نمائش کی گئی اور یہ وعدہ کیا گیا کہ میوزیم کے ساتھ آئندہ بڑے پیمانہ پر نمائش ہوا کرے گی۔

دو ہزار روپیہ فکسڈ ڈپازٹ مین بھی شامل ہوگیا ۹۸۶ تحویل مین رہا

دو ہزار پانسو اکیانوے خرچ ہوا ہے۔

فیاض معطیون کی طرف سے ایک نقرئی کپ اور ایک ایک نقرئی طلائی تمغہ عطا ہوا مگر سنہ ۱۹۰۹ء کے بعد سے سنہ ۱۹۱۵ء تک بالکل خاموشی ہے نہ تو اُن تمغے پانیوالونکا پتہ ہے اور نہ سلور کپ کے پانے والے فتح مند طالب علمون کا نام زبان پر آتا ہے اور نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ فکسڈ ڈپازٹ اور تحویل باقی کا روپیہ کہان اور کس مد پر خرچ ہوا

مدارس کے انسپکشن کے متعلق مین صدر دفتر کے عملی کامون کے سلسلہ مین بیان کر چکا ہون اس لئے اس کو اس جگہ سے خارج کرتا ہون۔

ایک خاص میٹنگ سنہ ۱۹۱۲ء مین مولوی بشیر الدین صاحب اس اجلاس کے پریسیڈنٹ تھے اور حق یہ ہے کہ اُنھون نے نہایت آزادی کے ساتھ اسکی حالت پر تنقید کی تھی اور غالباً اُن کی غیرت دلانے سے اسکول سیکشن کی ایک میٹنگ مشورہ دینے کے لئے قرار پائی کہ تمام مسائل پر تجاویز پاس کرکے اجلاس کانفرنس مین پیش کی جائین۔ چنانچہ جلسہ ہوا اور رزلیوشن بھی پاس ہوے اُن مین ایک یہ بھی رزولیوشن تھا کہ علی کام کے لئے اسکول سیکشن سنٹرل کمیٹی قائم ہو دفتر مقرر کیا جاے جو دفتر کانفرنس سے علحدہ نہ ہو مدارس اسلامی کی نمائش کی جایا کرے اور اُن کامون کے لئے ۲۵ سالانہ دفتر کانفرنس سے دیا جایا کرے۔ یہ کمیٹی اسکولون کے حالات کو جمع کرے اور ڈائرکٹری بناے سرکاری مدارس کے داخلہ کے قواعد اُردو مین شائع کئے جائین مگر سنہ ۱۹۱۳ء سے کسی سال نہ تو اس کمیٹی کی کوئی رپورٹ پیش ہوئی نہ کبھی اسکے اجلاس کی اطلاع دیگئی۔

خاص لکچرون کا انتظام سنہ ۶ء مین ایک یہ رزولیوشن بھی پاس ہوا تھا کہ بزمانہ تعطیل علی گڈہ کالج ان لوگون کے نفع کے لئے خاص لکچرون کا انتظام ہونا چاہیئے جن کو علم سے شوق ہے اور باقاعدہ تعلیم جاری رکھنے کا موقع نہین لیکن نہ صرف سنہ ۶ء مین بلکہ اس وقت تک ایسے ہی واقعات پیش آتے رہے کہ اس پر عملدرآمد نہو سکا۔

ٹیچرز کانفرنس سنہ ۱۹۰۸ء مین ٹیچرز کانفرنس کے انعقاد کی تجویز ہوئی اور وہ قائم بھی ہوئی اور اس کے اجلاس کی جو بمقام علی گڈہ منعقد ہوا تھا پہلی رپورٹ سنہ ۱۹۰۹ء اسکول سیکشن کے اجلاس مین بھی پڑہی گئی اور پھر سنہ ۱۰ء مین بھی اجلاس ہوا اور سالانہ اجلاس مین رپورٹ پیش ہوئی سنہ ۱۱ و ۱۲ء مین کوئی اجلاس نہین ہوا۔ اور پھر سنہ ۱۳ء مین اجلاس ہوا۔ اور اسی کی رپورٹ سالانہ روئداد مین شامل ہے یہ کانفرنس جولائی مین منعقد ہوئی تھی اور چونکہ گورنمنٹ ممالک متحدہ کے رزولیوشن مورخہ ۷ رمئی سنہ ۱۹۱۳ء متعلق پرائمری ایجوکیشن پر اُن

افراد قوم کی توجہ جن کو تعلیم سے دلچسپی ہے منعطف ہوئی اور اس لئے یہ قرار پایا کہ کانفرنس کے پروگرام مین اسی پر مباحثہ اور غور ہوگا گورنمنٹ صوبجات متحدہ کی کمیٹی کے صاحب صدر انجمن نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور ایم اے او۔ کالج کے سکریٹری سے نہایت مہربانی کے ساتھ سربرآوردہ مسلمانون کی کمیٹی کی یادداشت پر غور کرنے کا وعدہ فرمایا اس لئے یہ طے پایا کہ اس کمیٹی کو ٹیچرز کانفرنس سے متعلق کردیا جاے تاکہ نیابتی اجتماع حاصل ہو (صفحہ ۹۷ روئداد) چنانچہ کارروائی شروع ہوئی جس مین ۳۰ مختلف مقامات کے معزز حضرات اور (۵) مسلمان افسران سرکاری شامل تھے ان ۳۰ حضرات مین (۱۰) اصحاب ٹیچرز کانفرنس کے قائم مقام تھے اور ان قائم مقامون مین (۴) علی گڈھ کے اور (۳) مارہرہ و سندا اور جبلپور کے ہیڈ ماسٹر تھے (۲) اٹاوہ اور مرادآباد کے منیجر و سکریٹری تھے ایک میرٹھ کے پروفیسر دینیات تھے، اس مین شک نہین کہ جہان تک اس خاص کمیٹی کا تعلق ہے کام قابل تعریف ہی لیکن ٹیچرز کانفرنس اپنی نیابتی حیثیت مین بالکل ناکام ہے سنہ ۱۹۱۴ و ۱۵ء مین اس کانفرنس کا اجلاس نہین ہوا گویا سات سال مین تین مرتبہ اس کا اجلاس ہوا اور باقی چار سالون مین اجلاس نہ ہوسکنے کی کوئی وجوہ ظاہر نہین کیئے گئے۔

خود اسکول سیکشن کا اجلاس سنہ ۱۹۱۱ و ۱۵ء مین نہین ہوا اور سنہ ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ مین جو اجلاس ہوا اس مین رپورٹ بھی پیش نہ ہوئی کیا یہ افسوس ناک انجام نہین ہے اور کون شخص اس انجام کا ذمہ دار ہوگا۔

کیا آنریری جائنٹ سکریٹری کا سنہ مین یہ وعدہ کہ آئندہ اس صیغہ کو عملاً کامیاب کرنے کے لئے خاص تدابیر اختیار کی جاوینگی (صفحہ ۱۲۷) اسیطرح ایفا ہونا چاہیئے تھا۔

روایات اسلامی کے خلاف مضامین کی تنقید

سنہ ۱۹۱۰ء کے اجلاس مین صوبہ جات متحدہ پنجاب و متوسط کو سررشتہ تعلیم کی کتابون کو بغرض تنقید محمڈن کالج کے استادون کو

دیدیا گیا تھا چونکہ کتابون مین اکثر مضامین مسلمانون کی مذہبی قومی روایات کے خلاف تھے چنانچہ اُن استادون نے (خدا اُن کو جزائے خیر دے) غور کے ساتھ دیکھا اور اپنی رائین تحریر کر کے بھیجدین اُن کی بابت جائنٹ آنریری سکریٹری نے اطلاع دی کہ ان رایون کے مطابق اب تینون صوبون کی گورنمنٹ سے جدید پاس شدہ رزولیوشن کے سلسلہ مین مراسلت کی جائیگی اور موجودہ نقائص رفع کرنے کی کوشش کیجائیگی لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک یا تو ان کے متعلق کوئی کارروائی نہین کی گئی اور اگر کی گئی ہو تو غالباً وہ اس لئے حجاب مین ہو کہ ایسی نہین ہے جو اخبارات مین مشتہر کی جاوے۔ خدا رحمت کرے مرحوم مغفور مولانا شبلی پر جنہون نے اسی زمانہ مین اس مسئلہ کو اُٹھایا تھا اور ایک حد تک وہ اس مین کامیاب بھی ہوے تھے لیکن چونکہ کانفرنس اس کے لئے زیادہ موزون تھی اس لئے یہ بار اسی کے کاندھون پر رہا اور مولانا مرحوم بھی اس سب کمیٹی کے نتیجہ کے غالباً منتظر رہے (رپورٹ اجلاس ندوۃ العلماء سنہ ۱۲) سنہ ۱۹۱۲ء مین آغا ابو القاسم پروفیسر نے بھی چند کتب درسیہ کی شکایت کی تھی اور یہ طے ہوا تھا کہ اُن کو دفتر کانفرنس مین منگا کر اول جائنٹ سکریٹری ان شکایتون کے متعلق جانچ کرین اور حسب ضرورت خط و کتابت سررشتہ تعلیم سے کرین مگر اس کا نتیجہ بھی کوئی عیان نہین ہے۔

اصلاح مکاتب سنہ ۱۹۰۹ء مین اصلاح مکاتب کے لئے کئی رزولیوشن پاس ہوے تھے جن مین دینوی اور مذہبی تعلیم کا مکمل نصاب تیار کر کے رائج کرنے کی کوشش اور اُن کی حالت اور کام کی نگرانی سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے متعلق کرنے کے بھی رزولیوشن تھے مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان رزولیوشنون کی کچھ بھی تعمیل ہوئی۔

سنہ ۱۹۱۱ء مین علماء اسلام سے پبلک کو تعلیمی ضرورتون کی طرف توجہ دلانے اور اُس مین چندہ دینے کو باعث ثواب ذہن نشین کرنے اور معینہ خیرات و صدقات مین سے ضروریات تعلیم کے لئے ایک حصہ نکالنے کی باضابطہ

تحریک شروع کرنے اور جابجا تعلیمی اور وعظ کے جلسے بڑے پیمانہ پر کرنے اور اُن مین روشن خیال علماء کو شامل کرنے کے رزولیوشن پاس ہوئے تھے لیکن کیا اُن ذرائع کو کبھی استعمال کیا گیا اور کیا ان طریقون پر کچھ بھی عمل ہوا؟ خود آگرہ کی کمشنری اور علی گڈھ کا ضلع ان تدابیر کا محتاج ہے۔

انجمن ترقی اردو | لٹریری سیکشن اس سلسلہ کی وہ آخری کڑی ہے جو اس زمانہ کے حلقے کو پورا کر دیتی ہے۔ اس کے گذشتہ واقعات اور حالات کا دُہرانا غیر ضروری ہے۔ امید کی کرنین پھوٹنے لگی ہین اور کامیابی کے آثار نمایان ہین اس کے سرگرم سکرٹری مولوی عبد الحق صاحب بی اے کا محنت وایثار دوستون کی جیبو ن پر حملہ، اُن کا روٹھ جانا اور انجمن کے لئے کچھ نہ کچھ نقد یا کام لے کر منا، اُن کو اپنے احباب سے امداد دلوانے پر مجبور کرنا یہ سب باتین امید افزا ہین بہ شرطیکہ ان کوششون مین دائمی استقلال رہے اور چند روز کی چاندنی نہ ثابت ہون۔ کانفرنس کی مالی امداد کا شکوہ بھی اب عبث ہے کیون کہ گذشتہ چار سال مین سکرٹری نے اپنی انجمن کو اس بی نیازی کی امداد سے مستغنی کر لیا ہے۔

اس کے ارکان و ممبران کی کمی تعداد کی شکایت بھی رفع ہو جانیکی کوشش ہو رہی ہے مگر اس حقیقت کو کیون کر فراموش کر سکتے ہین کہ ممبران سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے طبقہ مین سے بہت کم اصحاب اس کے ممبر ہین۔

اس مکمل حلقے کے ان رزولیوشنون کو جن کا دائرہ عمل یہ ہی حلقہ طلائی تھا ہم عمداً چھوڑتے ہین کیون کہ پھر یہ رسالہ اپنے حدود وسعت کے لحاظ سے ناظرین کے حد بصر سے باہر ہو جائیگا۔

کانفرنس کی مالی حالت | آنریری جائنٹ سکریٹری نے ہمیشہ قوم کو مختلف طریقون سے کانفرنس کی مالی حالت پر توجہ دلائی ہو۔ اور بیشک کسی قومی انسٹی ٹیوشن کی مالی حالت ہی ایسی چیز ہے جس سے اُسکی ہستی قائم رہ سکتی ہے اور اسمین بھی کوئی شبہ نہین کہ سنین زیر بحث مین اس وقت تک جس قدر آمدنی ہوئی ہو وہ اُن ضرورتون کو پورا نہین کرسکتی جو آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی ہین لیکن بہرحال اس عرصہ مین کانفرنس کو کچھ بھی ۲۰ ہزار روپیہ سال کی قریب آمدنی رہی اور آٹھ سال کے عرصہ مین (ایک لاکھ ۶۴ ہزار ایک سو ۴۶ روپیہ پانچ آنہ ۱۰ پائی حاصل ہوے۔ یہ رقم بھی کچھ تھوڑی نہین ہوتی ہے۔ مگر جب انکا یون کا موازنہ مد اخراجات سے کیا جاتاہے تو اس افسوس کی کیا انتہا ہوگی کہ مقاصد کانفرنس پر ایک ثلث سے بھی کم صرف کیا گیا ہے اور باقی تمام تر اخراجات دفتر اور رپورٹون پر ہوے ہین۔ اگر فیصدی ۴۰ روپیہ بھی دفتر وغیرہ پر خرچ کیے جاتے تو بھی مضائقہ نہ تھا۔

سال حال مین باوجودیکہ کانفرنس کو ۱۱ ہزار روپیہ کی مستقل آمدنی ہوگئی ہی مگر اس سال مین اُس پروگرام کے ایک حصہ کی تکمیل بھی نظر نہین آتی جو افتتاح سلطان جہان منزل کے وقت ہر ہائنس سرکار عالیہ فرمانروا ے بھوپال دام اقبالہا کے حضور مین ایڈریس مین بیان کیا تھا ہمارے بعض دوست کہینگے کہ یہ اعتراض غلط ہی کیونکہ اُسی ایڈریس مین یہ بھی کہدیا گیا تھا کہ جو کچھ عرض کیا گیا ہی اس سے ظاہر ہے کہ اس وقت کانفرنس کی مستقل آمدنی گیارہ ہزار روپیہ سالانہ ہے اس لیے ۱۹ ہزار روپیہ سالانہ کی اور ضرورت ہے
اس مین شک نہین کہ موجودہ حالت مین یہ سب کچھ شیخ چلی کے منصوبون سے زیادہ وقعت نہین رکھتا۔ (ملاحظہ ہو ایڈریس ۱۹ فروری ۱۶ء)
ہم بے شک اس کو تسلیم کرنے کے لیے آمادہ ہو جائینگے۔ مگر سوال یہ ہوگا کہ آخر جب تک کہ پورے ۳۰ ہزار نہون ہم شیخ چلی کے منصوبون مین کیونکر اس رقم کو صرف کرنا گوارا کرسکتے ہین۔ اور اس کا فیصلہ خود ممبران کانفرنس کے ہاتھ مین ہے۔
آمد و خرچ کے اندازہ کے لیے اس کے ساتھ ایک گوشوارہ پیش کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	آمدنی: مدات	آمدنی: رقم	نمبر شمار	خرچ: مدات	خرچ: رقم
			۳۹	تنخواہ افسر معائنہ کنندہ مدارس	۹ر۹ (?)
			۴۰	چندہ باؤم میموریل	الــــ ر (?)
			۴۱	اخراجات متفرق	۱۰ر۹ (?)
			۴۲	رقوم پیشگی جو واپس ہوئی ہین	۱۴ ۵ (?)
				میزان	۷ر۴ (?)

التماس آخرین

یہ اور اس سے پہلا رسالہ اصلاح اور محض اصلاح کی خاطر ہی کسی کی نکتہ چینی اور عیب جوئی منظور نہین کسی شخص خاص پر حملہ و اعتراض نہین۔ اگر اور مخفی ذرائع اور غیر مرئی قوتین ہمارے اختیار مین ہوتین تو ہم ہرگز اس دردسری، اس محنت اور صرف کو خود بھی گوارا نہ کرتے۔

ہم کیا کرین ہمکو اصلاح کا یہی طریقہ معلوم ہے اور یہی ذریعہ تلقین کیا گیا ہی۔ ہم دور حال سے دور ماضی پر نہین جاتے۔ اسوقت جن اکابرین قوم کا نام ہمارا طرۂ شرف ہی اُنھون نے بھی اسی طریقہ اور ذریعہ کو اختیار کیا ہی۔ خود سر سید مرحوم کے خلاف جو احتجاج ہوا اس مین بھی پمفلٹون اور رسالون کو ذریعہ قرار دیا گیا تھا۔

مرحوم سید محمود کی جانشینی کے قضیہ اور سر سید کے عہد آخرین کی مستبدانہ کارروائیون پر احتجاج جن اصحاب نے کیا ان مین نواب حاجی اسمٰعیل خان صاحب، نواب وقار الملک، مولانا حالی مرحوم بھی تھے اور انھون نے یہی ذریعہ اختیار کیا تھا۔

محمد امین اڈیٹر ظل السلطان

بھوپال ۲۶ دسمبر ۱۶ء

باہتمام

ظفر الملک علوی مالک مطبع

الناظر پریس واقع چوک لکھنؤ میں طبع ہوئی

اظہار حقیقت پر بھی ایک نظر

محمد امین
اڈیٹر ظل السلطان
بھوپال

(مطبع سلطانی ریاست بھوپال)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"اظہار حقیقت" پر بھی ایک نظر

میں "دوسری نظر" مرتب کر کے پریس میں بھیج چکا تھا کہ ایک دوست کے ذریعہ سے "اظہار حقیقت" نوشتہ صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب آنریری جائنٹ سکریٹری کانفرنس مجھے حاصل ہوا، مجھے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ جناب ممدوح کی نصیب دشمنان طبیعت ناساز ہے "اظہار حقیقت" کے لکھنے کی تکلیف گوارا کرنی پڑی۔

میں نے جو کچھ پہلی اور دوسری نظر میں لکھا ہے اوس میں میرا خطاب سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی سے ہے اور چونکہ صاحبزادہ صاحب اوس کمیٹی کے سکریٹری ہیں اسلئے لامحالہ وہ بھی مخاطب ہوے ہیں ورنہ جناب ممدوح کی جو عزت و محبت میرے دل میں ہے اوس سے وہ خود بھی واقف ہیں اور یہ عزت و محبت محض قومی تعلقات کی بنا پر ہے اور اون کو میں زمانہ حال میں علیگڈھ کا نہایت قابل عزت بزرگ سمجھتا ہوں لیکن چونکہ اون جذبات محبت و عزت سے قومی کاموں کے جذبات زیادہ قوی ہیں اس لئے میری راے میں جو اعتراضات ہیں اونکو اصلاح کی غرض سے ظاہر کرنے میں مجھے کوئی تامل نہیں ہے۔ اور مجھے اس سے زیادہ کیا خوشی ہوگی کہ وہ غلط ثابت ہوں۔ لیکن "اظہار حقیقت" میں جناب ممدوح نے جن اعتراضات کا جواب دیا ہے اون کے متعلق میں کسی قدر اور توضیح کرنے کے لئے مجبور ہوں تاکہ ناظرین "نظر" اور ناظرین "اظہار حقیقت" کو فیصلہ کرنے میں

آسانی ہو۔

ایک الزام کا اعتراف جناب موصوف نے صفحہ ۳۸۔۳۹ مین میری ذات کی نسبت تحریر فرمایا ہے کہ "لیکن ہمارے منشی صاحب موصوف۔ اوس جماعت کے اصحاب کے ہم خیال لوگون مین سے ہین جس نے ندوۃ العلما کی اصلاح کا بیڑہ اُٹھایا تھا ایسا نہ ہو کہ جو حشر اوس تحریک کا ہوا کانفرنس کی اصلاحی تحریک کا بھی وہی نتیجہ ہو" مین اس حقارت آمیز تعریض۔ فخر کے ساتھ قبول کرتا ہون کیونکہ مجھے اُس جماعت کے ہم خیال ہونے کا شرف عطا کیا گیا ہے جس مین مولانا شبلی (مرحوم و مغفور)، مولوی حبیب الرحمن خانصاحب حاذق الملک حکیم احمد خان صاحب نواب سید علی حسن خان صاحب، مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے، بی ایل وکیل لکھنو جیسے وحید العصر اور مقتدر ٹرسٹی محمڈن کالج شریک تھے اور غالباً صاحبزادہ صاحب کو اس حقیقت کا اظہار نہین ہوا ہے کہ اصلاح کا حشر نہایت کامیابی اور فریقین کی صلح و صفائی کے ساتھ لکھنؤ مین ہو چکا اور اب ندوۃ العلما کا کام ایسی عمدگی سے انجام پا رہا ہے کہ اوس کی بابت گذشتہ دو سال مین کوئی شکایت نہین سنی گئی اور پونہ مین کانفرنس کو وہ عظمت و ہر دل عزیزی حاصل نہین ہوئی جو اُس کے تین ہی مہینہ بعد ندوۃ العلما کے اجلاس کو حاصل ہوئی۔

معاینہ صدر دفتر کی حقیقت صفحہ ا و ۲ پر جناب ممدوح نے شروع نومبر مین میرے علیگڈھ جانے اور کئی روز تک کانفرنس کی رودادون اور دفتر کے کاغذات کو بغور مطالعہ کرنے کا واقعہ بیان کیا ہے، درحقیقت مین ڈھائی دن تک مولوی محمود احمد صاحب عباسی اسسٹنٹ سکرٹری کا مہمان رہا، جس شب کو مین علیگڈھ پہنچا ہون اوس کی صبح کو مین نے صاحبزادہ صاحب سے دفتر دیکھنے کی اجازت چاہی مگر اُسپر صاحبزادہ صاحب نے یہ عذر کیا کہ "سالانہ اجلاس کے اہتمام کے باعث

دفتر دکھانے کی فرصت نہین ہے اور نیز بوجہ تعطیل محرم دفتر بھی بند ہے۔"
لیکن مین نے پھر اون کی خدمت مین عریضہ بھیجا کہ "اہلکاران دفتر حاضر
دفتر مین رہتے ہین اور جب کہ ان اہلکارون نے میرے سخت سے سخت اشتباہ
وتردد اور تکلیفات مین بھی مجھسے کانفرنس کے کام لئے ہین تو غالباً وہ ایک
بیکار دن کو میرے لئے صرف کرنے مین دریغ نہ کرین گے۔" اس پر صاحبزادہ
صاحب نے مولوی محمود احمد صاحب کو لکھا کہ "اگر تکلیف نہو تو دفتر دکھادیجئے"
محمود احمد صاحب نے مجھے دیکھنے کے لئے جو کچھ دیا وہ صرف کتاب رُکداد
تھی، وہ خود اس قدر کامون مین مصروف تھے کہ مین اور کاغذات کو لے
ان سے خود بھی اصرار نہ کرسکا، کاش مجھے سب کچھ دیکھنے کا موقع ملتا۔

غیر تسلی بخش جوابات

صاحبزادہ صاحب نے میرے ۹- اعتراضون کو سرسری
فروری سمجھکر ان کے جواب دینے کی کوشش کی ہی، لیکن جو کچھ جناب ممدوح نے
لکھا ہے وہ تسلی بخش نہین ہے اس لئے مین مجبور ہون کہ اس کے متعلق
کچھ مزید عرض کرون۔

(۱) سب سے پہلا جواب یہ ہے کہ "اجلاس کانفرنس مین صرف
سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کو وجود مین لانے کی منظوری دی گئی ہے اور
سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی نے کانفرنس کے کامون کو جس طرح سیکشنون پر
تقسیم کیا تھا اور سیکشنون کے لئے ممبر اور سیکرٹری تجویز کئے تھے اون کو منظور
کیا ہے اور ایک محرر کے تقرر کی منظوری دی ہے۔"

اس کی تائید مین پھر وہ صفحہ ۷ پر تحریر فرماتے ہین کہ "حقیقت یہ ہے کہ سنٹرل
اسٹینڈنگ کمیٹی جو سب سے اول ۱۸۹۶ء مین قائم ہوئی ابتدا سے اُس کا دستور العمل وضع
کرنا خود اُس کے اختیار مین رہا ہی اور اس دستور العمل مین اُن امور کے متعلق قواعد شامل

ہین جن کی نسبت ۱۸۹۹ء مین وہ تین رزولیوشن پاس کیے گئے جن کی بابت
منشی محمد امین صاحب نے اعتراض کیا ہے کہ مین نے اُن کو سالانہ اجلاس مین پیش
نہین کیا بلکہ محض سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی سے منظوری حاصل کر کے استبداد کی
بنیاد قائم کر دی" پھر اس کی تائید مین سر سید کی رپورٹ پیش کی ہے جو ضمیمہ نمبر ۳ مین
شامل ہے -

مین اسکے برخلاف اور اپنے دعوے کی تائید مین ضمیمہ ۲ مطبوعہ ۱۸۹۹ء کی
حسب ذیل عبارت پیش کرونگا - (دستور العمل سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی علیگڈھ متعلق
محمڈن اینگلو اورینٹل کانفرنس منظور شدہ اجلاس یازدہم واقع مقام میرٹھ) اس امر کا
فیصلہ کہ منظور شدہ کی ضمیر کس طرف راجع ہے خود ارباب نظر کر سکتے ہین

علاوہ برین جبکہ سر سید مرحوم نے کمیٹی کے تقرر، سکشنون کی تقسیم،
اُن کے ممبر اور سکریٹریون تک نام بنام بیان کر کے اور اُسی کے ساتھ دس روپیہ تک کے
ایک محرر کی تجاویز کو بذریعہ رزولیوشن نمبر ا منظور کرایا ہے تو کیونکر یہ یقین ہو سکتا ہے
کہ اس دستور العمل کو پیش نہ کیا گیا ہو اور وہ مختلف تجویزین جو قائمی اسٹینڈنگ کمیٹی
تجویز ممبران اور تجویز دستور العمل کا مجموعہ ہو کر ایک تجویز ہوئی تھی جو پیش ہوئی اُس
مین صرف دستور العمل کو چھوڑ دیا گیا ہو (صفحہ ۶ اظہار حقیقت) اور اگر تھوڑی دیر
کو صاحبزادہ صاحب کے بیان پر یقین کر لیا جائے تو پھر بھی یہ سوال باقی رہتا ہے
کہ کیا یہ مستبدانہ کارروائی نہین ہے کہ جب دس روپیہ تک کے محرر کی منظوری بذریعہ
رزولیوشن کانفرنس سے لی جائے اور سکشنون کے ممبر سکریٹری بھی اسی طرح
منظور ہون تو آپ گرانقدر مشاہرات پر بڑے بڑے عہدہ دارون کا مقرر کرنا اور
معاملات عام کے لیے مقامی ممبرون کی تعداد بڑھانا اور حسب مرضی روپیہ کو خرچ
کرنا جبکہ دستور العمل مین اخراجات کے متعلق کوئی اختیارات نہین ہین اور دفعہ ۲۴

دستورالعمل کی رو سے تمام اخراجات کے لیے اجلاس کانفرنس کی منظوری لازمی ہے کیونکر جائز ہو سکتا ہے -

مین بذاتہ اِس کا مخالف نہین ہون کہ اسٹینڈنگ کمیٹی کو کچھ اختیارات نہ دیے جائین بلکہ میرے نزدیک اختیارات آزادی کے ساتھ حاصل ہونا چاہیین لیکن اُس کو حدود اختیار کے اندر ہی کام کرنا لازم ہوگا -

(۲) ایکس آفیشیو ممبرون کے متعلق خواہ نواب وقارالملک بہادر کی کیفیت وتجویز ہو یا اور کسی بزرگ کی ہم پر فرض نہین ہی کہ اُس پر بلاچون وچرا ایمان لے آئین - اس مین شک نہین کہ ٹرسٹیون کی جماعت ایک مقتدر، چیدہ اور با اثر جماعت ہے لیکن بلا امتیاز اس امر کے کہ جن کو کمیٹی کا ممبر بنایا جاتا ہی وہ ان فرائض کی ذمہ داری بھی قبول کرتے ہین یا نہین جو بروے قانون کمیٹی اُن پر عائد ہوجاتی ہے اس کمیٹی کے وقار کو کم کرنا ہی اس کے علاوہ کثرت ممبران کا جو حاصل ہے وہ علی حالہ موجود ہے اور اس کا کوئی جواب نہین دیا گیا کہ فقرہ ۱۱ و ۱۲ - ایک نظر اور اس طریقہ سے کمیٹی کا نظام جس طرح حیرت انگیز بن جاتا ہے، اُسکو مین نے "دوسری نظر" مین ظاہر کر دیا ہی تاہم مین نے کسی جگھہ اس کی ذمہ داری صاحبزادہ صاحب پر عائد نہین کی ہی بلکہ میرا یہ اعتراض پوری کمیٹی پر ہے -

علیگڈہ مین کم از کم بیس ممبر مستقلاً موجود رہتے ہین مگر جو کچھ دلچسپی لیتے ہین - ظاہر ہے اور بقول اسٹینڈنگ کمیٹی کے ایک ایسے ممبر کے جو بنیاد کانفرنس سے اس وقت تک ممبر ہے یہ کمیٹی بیکار اور تماشہ دکھانے کی چیز رہ گئی ہی اس دلچسپی اور معاملات کمیٹی مین امداد کا اندازہ یون کرنا چاہیے کہ ۶ر نومبر ۱۹ء سے ۶ر دسمبر ۱۹ء تک ۴۴ - اجلاس منعقد ہوے ان اجلاسون مین ایک ایک اجلاس مین علی الترتیب ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ - اور تین چار پانچ سات مین علی الترتیب ۴ و ۷

۸۶ و ۹ اور ۲۰۔ اجلاسون مین ۵۔ ۱ اور ۶ ممبر شریک ہوئے۔ حالانکہ ۱۲ ممبر صرف
ہیڈ کوارٹر اور کالج و اسکول اسٹاف سے ہین اور ۱۰ ٹرسٹی علیگڈھ مین مقیم رہتے
ہین جن اجلاسون مین زیادہ تعداد ہے اُن مین باہر کے ممبر بھی شریک ہوئے ہین
یہ سوال کہ ان ایکس آفیشیو ممبران سے کانفرنس کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ
ہے یا استقلال اور بہتری کا ذریعہ ہے دراصل بہت توجہ طلب ہے۔ مین
دعوے کرونگا کہ اس طریقہ سے کانفرنس کو بہت عظیم الشان نقصان پہنچا۔
فطرت کا اقتضا ہے کہ ایک کی مثال ہمیشہ دوسرون کے لئے کسی کام کو کرنے کا
ذریعہ ہوا کرتی ہے۔ جب وہ اصحاب جو باوجود اقتدار اور اثر کے اپنے فرائض
بجا نہ لائین تو اُن کی مثال کا عام طبائع پر بھی اثر ہوگا کہ وہ بھی ان کامون سے
پہلو تہی کرین اور اس کا بہترین فیصلہ خود صاحبزادہ صاحب کر سکتے ہین کہ
اس اعلےٰ جماعت مین سے کتنی تعداد ایسے ممبرون کی ہے جو اپنے فرائض کو بجالاتی
ہے اور کیا اس کا اثر دوسرون پر نہین پڑتا۔

(۳) چندہ نہ دینے پر ممبرون کا نام خارج کرنے کے متعلق صاحبزادہ صاحب
نے تحریر کیا ہے کہ "جس جلسہ مین مسلم یونیورسٹی کے انتخاب اور عدم ادائے چندہ
کا تذکرہ تھا وہ محض مشورہ کا جلسہ تھا اور قواعد مین کوئی قاعدہ نہین ہے جسکے مطابق
ایک سال یا چند سال تک چندہ نہ دینے کی حالت مین ممبری سے خارج ہونا
لازمی قرار دیا گیا ہو" (صفحات ۱۴ تا ۱۶ اظہار حقیقت)

مگر بروے رزولیوشن ۲۲ ستمبر ۱۹۰۶ء ہر ممبر پر چندہ دینا لازمی ہے
اور ظاہر ہے کہ لزوم کو توڑنے سے کیا نتیجہ نکلے گا۔ "ہر ایک ممبر سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کو
پانچ روپیہ ماہوار چندہ دینا ہوگا یعنی سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر کو بہرحال علاوہ
شرکت کانفرنس ممبر کانفرنس ہونا لازمی ہوگا" (رزولیوشن)

اس رزولیوشن کے خلاف عمل کرنے والے کے لیے بجز اس کے کیا چارہ کار ہوسکتا ہے کہ اگر وہ اس لازم چندہ کو ادا نہ کیے تو ممبر بھی نہ رہے اور عبارت سے بھی یہی معنی مستخرج ہوتے ہین -

اس کے علاوہ ایک رزولیوشن ۲۲ - نومبر ۱۹۱۴ء کو حسب ذیل پاس ہوا ہے کہ جن صاحبان کا سالہاے ماسبق مین ۱۹۱۳ء تک کا چندہ وصول نہین ہوا اور امسال بھی وی پی واپس کر دیا ہے وہ بموجب قاعدہ ممبر نہین رہے اس کی اطلاع ان کو دی جاسے "اب ناظرین خود اس کا اندازہ کرین کہ ان دونون رزولیوشنون کو ملانے کے بعد کیا نتیجہ نکلے گا - قواعد مین لزدم ہے اور رزولیوشن مین چندہ نہ دینے پر ممبری سے علیحدہ کیے جانے کی اطلاع کا حکم ہے - پس اگر باقیداری کا سلسلہ قائم رکھا جاسے تو ہر ممبر مدۃ العمر بغیر اداے چندہ کے ہی ممبر رہ سکتا ہے اس کے علاوہ مشورہ کا کوئی تذکرہ قواعد مین نہین ہے جس سے جلسون کا امتیاز ہوسکے - قواعد کی دفعہ ۱۸ مین صرف ایک ہی اجلاس کا ذکر ہے -

(۴) ممبران کمیٹی کے فرائض ادا کرنے کے متعلق میرے اعتراض جو تعریض کی گئی ہے مین اُس کے جواب مین صرف اسی قدر عرض کرونگا کہ صفحہ ۱۵ ایک نظر کو پھر ملاحظہ کیا جاسے - مین معیار انتخاب پر اعتراض کرتا ہون کہ بہت سے ممبر جو منتخب ہوسے ہین وہ دفعہ ۱۹ کے مطابق اپنے فرائض ادا کرنے کی بھی کوشش کرتے ہین یا نہین - بے شک جو ممبر کام کرتے ہین ان کا تحریص و ترغیب کے لیے رپورٹ مین تذکرہ ہونا چاہیے اور جو ممبر اپنے فرائض کو ادا نہین کرتے اور اس شرط کو ساقط کرتے ہین جو ان کی ممبری کے لیے ضروری ہے تو اذا فات الشرط فات المشروط کو پیش نظر رکھنا چاہیے - اور اس مین کیا شبہ ہے کہ جو ممبر فرائض کو بجا نہین لاتے اُن کی ممبری سے کوئی فائدہ کانفرنس کو نہین ہے -

(د) صیغہ تعلیم مردم شماری کے متعلق جن دقتوں کا اظہار صاحبزادہ صاحب
نے کیا ہے اُس کے متعلق ہمارا جو کچھ اعتراض ہے اُس میں دقتوں کو آسان نہیں
بتایا گیا بلکہ اصولی اعتراض ہے کہ جب یہ سکشن اجلاس عام کے منظور شدہ
رزولیوشن کے مطابق تھا اور اس زور شور کے ساتھ قائم ہوا تھا اور اسکی منظوری
اجلاس ہی لی گئی تھی تو اُسکو رزولیوشن اور اجلاس ہی کے ذریعہ سے شکست کرنا
چاہیے تھا۔ اس حقیقت کو کیونکر فراموش کیا جا سکتا ہے کہ سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کانفرنس
کی ماتحت ہے اور اس کی منظور شدہ تجاویز کو مسترد کرنے یا تغیر و تبدل کرنے کا
اختیار نہیں رکھتی۔ اگر تجاویز ناممکن العمل ہیں تو انکو مسترد کرنے یا تغیر و تبدل کی لئے
منظوری حاصل کرنی چاہیے اور ہمیں اصرار اس کام کے جاری رکھنے پر نہیں ہے
(صفحہ ۲ - ایک نظر)۔ سکریٹری کی رپورٹ میں ضمناً اس صیغہ کے تغیر و تبدل کا
تذکرہ اور بعد کو اجلاس میں رپورٹ کا منظور کیا جانا اعتراض کو ساقط نہیں کرتا
اس کے علاوہ جب رپورٹوں کے پیش اور پاس ہونے کے متعلق عمیق نظر ڈالی
جاتی ہے تو ایک عجیب اظہار حقیقت ہوتا ہے جس رپورٹ کا منظور ہونا بیان کیا
جاتا ہے وہ ناگپور کے اجلاس عام میں پڑھی گئی یہ رپورٹ ۸۰ صفحہ پر ہے اور کل وقت
۱۱ بجے دن سے چار بجے تک کا ہے اور روئداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اجلاس ٹھیک
۲ بجے شروع ہو کر ۴ ہی ختم ہوا تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اس دو گھنٹہ میں ۸۰ صفحہ کی رپورٹ
کیونکر پوری سنائی گئی۔ اگر ایک صفحہ کے لیے ½ منٹ بھی رکھ لیا جائے تو پورا
وقت اس میں صرف ہو جاتا ہے۔ اسی کے ساتھ نواب وقار الملک کی ایک
چٹھی بھی سنائی گئی۔ دو رزولیوشن پیش ہوئے سات اصحاب نے تقریریں کیں۔
اگرچہ یہ رزولیوشن اور تقریریں اتنی مختصر تھیں کہ (۲۴) صفحہ میں ان کا اندراج ہے
پس سمجھ میں نہیں آتا کہ وقت میں کیونکر ربڑ کی خاصیت پیدا ہو گئی تھی۔ لامحالہ

پر تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ رپورٹ کی خاص خاص حصے پڑھکر سنائے گئے تھے جیسا کہ راولپنڈی کے اجلاس مین بھی بوجہ ضیق وقت کے ہوا تھا۔ پھر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رپورٹ بعد کو مرتب ہوکر شامل کیجاتی ہے جیسا کہ ۱۹۱۱ء کی رودادِ اجلاس مین شامل کی گئی ہے اور جسکی عبارت اس دعوے کی تصدیق کرتی ہے مثلاً صفحہ ۹۵ پر درج ہے کہ "اجلاس کے بعد سامان کے فروخت کے متعلق حتی الامکان کوئی احتیاط اور کوشش اٹھا نہین رکھی گئی" صفحہ ۱۰۶ پر درج ہے کہ "اجلاس کے بعد ایک طرفہ یہ بھی ہوا الخ" اور پھر یہ رپورٹ کسی عرض حال، تمہید یا ضمیمہ مین نہین ہے بلکہ سلسلہ کارروائی کے نمبر ۱۵ پر ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ترتیب دہندگان رپورٹ کے قلم واقعہ کی صورت بدل دیتے ہین۔ اجلاس آگرہ کا یہ واقعہ ابھی تازہ ہے کہ صیغۂ تعلیم نسوان کی رپورٹ نہین پڑھی گئی جو سکریٹری صاحب کے نوکر کی غلطی سے رہ گئی تھی۔ لیکن رودادمین درج ہے کہ "سکریٹری صاحب صیغہ نسوان نے رپورٹ پڑھی جو ذیل مین درج کیجاتی ہے"۔

(۶) علیگڈھ کے زنانہ اسکول کی نسبت مین نے کبھی نہین کہا کہ اُس مین ٹریننگ کی تعلیم جاری کی گئی اور اس کے متعلق مین نے "دوسری نظر" مین اور بھی وضاحت کے ساتھ لکھدیا ہے۔ ناظرین خود اُس سے فیصلہ کرلین گے۔

تعداد طالبات مین نے ۱۹۱۵ء کی رپورٹ سے درج کی ہے اور صاحبزادہ صاحب دسمبر ۱۹۱۶ء کے رجسٹر سے درج فرمارہے ہین تاہم بمقابلہ ۱۹۱۰ء کے (۲۰) کم ہین۔ تعداد طالبات کی کمی کا سبب گاڑیون کی کمی بتائی گئی ہے (ص۲) لیکن ظاہر ہے کہ گاڑیون یا ڈولیون کی کمی کو پورا کرنا علیگڈھ مین مشکل نہین ہے اگر روپیہ کا سوال ہے تو اسکیلی

کا گذارہ وقتی چیندون پر نہین ہے اسکو مستقل امداد ین ملتی ہین اور سکریٹری کی فنانشل قابلیت کی بدولت کفایت شعاری سے ہی کام ہوتا ہے اور ہر سال روپیہ پس انداز ہوتا ہے چنانچہ ۱۲-۱۹۱۱ء مین ۹۴۹ اور ۱۴-۱۹۱۳ء مین ۱۴۸۰ اور ۱۶-۱۹۱۵ء مین ۱۶۸۵ اور ۱۹۱۵ء مین ۷۴۹ روپیہ تحویل مین رہا ہے

مین شیخ عبد اللہ صاحب کی اُن کوششون کا ہمیشہ معترف رہا ہون جو وہ ایک لوکل اسکول کے متعلق کر رہے ہین لیکن اُسکے یہ معنی نہین ہین کہ صحیح اعتراضات کو نظر انداز کر دیا جائے۔

صاحبزادہ صاحب نے میرے اور شیخ صاحب کی محنتون کے نتایج پر پانی پھیرنے کا جو الزام قائم کیا ہے اُس مین کاش وہ انصاف اور اپنے ذاتی علم سے بھی کام لیتے۔

(۷) انتخاب صدارات کا جواب تحریر کرتے وقت غالباً صاحبزادہ صاحب کے پیش نظر یہ رزولیوشن (مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۹۱۶ء) نہین رہا کہ "لوکل کمیٹی ہاے کانفرنس کے سکریٹری صاحبان کو مثل آنریری سکریٹری و آنریری جائنٹ سکریٹری کانفرنس بہ حیثیت ممبر سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی ہونے کے فیس ممبری کانفرنس ادا کر کے کانفرنس کا ممبر ہونا لازمی ہے" اس رزولیوشن سے صاف ثابت ہے کہ آنریری سکریٹری بھی فیس دینے کے ذمہ دار ہین۔ اگر سکریٹری کے متعلق یہ شرط نہین تھی تو لوکل کمیٹیون کے سامنے اُسکو بطور مثال کیون پیش کیا گیا۔ اسکے علاوہ کانفرنس اور سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی دو جداگانہ چیزین ہین اور جو دستور العمل اس کمیٹی کا ہے اُسمین تحت مقاصد و فرائض دفعہ ۹ یہ ہے کہ سالانہ اجلاس محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس کی انعقاد سے

ایک مہینہ پیشتر اپنی کارروائی کی سالانہ رپورٹ جس مین لوکل کمیٹیون کی کارروائی کا بھی خلاصہ درج ہو سکریٹری کانفرنس کو پاس بھیجا۔
اس دفعہ سے صاف ظاہر ہے کہ کانفرنس کا سکریٹری سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کا سکریٹری نہین ہی۔ نیز خود سرسید کی موجودگی مین جبکہ وہ کالج کے سکریٹری بھی تھے نواب حاجی محمد اسمٰعیل خانصاحب اسٹینڈنگ کمیٹی کے سکریٹری مقرر ہوئے تھے اور سرسید اُسکے پریسیڈنٹ تھے (صفحہ ۵۵ و ۶۰ اظہار حقیقت) اور اسی تقریر مندرجہ صفحہ ۶ مین سرسید نے ارشاد فرمایا ہے کہ "مین اور صاحبزادہ آفتاب احمد خان اسکوائر اسکے پریسیڈنٹ اور وائس پریسیڈنٹ ہین اور آنریبل حاجی محمد اسمٰعیل خان صاحب ممبر اور سکریٹری ہین" اس امر کی تائید دفعہ ۱۲ قواعد کارروائی کانفرنس پاس شدہ ۱۸۹۱ء (قبل از ترمیم ۱۸۹۶ء) سے اور زیادہ ہوجاتی ہے جسکے فقرہ ۳ مین درج ہے کہ پریسیڈنٹ اور سکریٹری بذریعہ اپنے عہدہ کے اس (میٹنگ) کمیٹی کے ممبر مقرر ہونگے پس آنریری سکریٹری کی کانفرنس سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی مین صرف ممبر کی حیثیت ہی۔ اور چونکہ تحریک صدارت سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے کی گئی تھی اسلئے ایسی تحریک کا جواز اُسی وقت ہو سکتا ہی جبکہ محرک قانوناً تحریک کا مجاز ہوا ور اس بحث کا سارا فیصلہ چندہ کے لزوم وعدم لزوم پر منحصر ہے۔ اور یہی صورت سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کے پریسیڈنٹ کی بھی ہے۔

(۸) اخراجات کے متعلق میری بحث قواعد کارروائی کانفرنس کی دفعات کے بنا پر ہے اور خواہ ان قواعد کی خلاف ورزی کی ابتدا کسی زمانہ سے کیون نہ ہو تاوقتیکہ قواعد منسوخ ہو کر دوسرے نئے نہین خلاف ورزی ہی متصور

ہو گی صرف گذشتہ سال کے حساب گوشوارون کا کبھی پیش کر دینا اور کبھی روئداد
مین شامل کر دینا ان دفعات کے مقاصد کو پورا نہین کرتا۔ (ملاحظہ ہون دفعات
۵۲ لغایتہ ۵۵ قواعد مذکورہ)

مین نے صفحہ ۱۹ مین صاف لکھدیا ہو کہ "لیکن یہ حقیقت ہو کہ کبھی ان قواعد
پر پورا پورا عمل نہین ہوا" سہل ترکیب یہ تھی کہ دقتون کو بیان کرکے دفعات
مین ترمیم کرا دی ہوتی اور پھر خود بخود یہ اعتراض مرتفع ہوجاتا

دہلی کانفرنس کے نقصان کے متعلق مین نے کوئی رقم نہین دکھلائی
ہی بلکہ جو رقم دکھلائی ہے وہ اخراجات کے تحت مین ہی البتہ خود صاحبزادہ صاحب
ایک ہزار چھہ سو روپیہ کا خسارہ تسلیم کرتے ہین۔

حسابات خواہ روئداد مین موجود ہون یا جو کچھ ہوا اور خواہ دہلی
مین کیسے ہی اسباب اور وجوہ سے کانفرنس کیون نہ کی گئی ہو لیکن قیام
وطعام کا جو انتظام عمل مین آیا وہ کیا خود کمیٹی کے رزولیوشن کے مطابق
ہوا کیونکہ یہ انتظام درخواستون کے اوپر منحصر تھا اور جب میعاد معینہ کے
اندر درخواستین مع رقوم پیشگی کے نہین آئی نہین تو قیام وطعام کا
انتظام بالکل غیر ضروری تھا۔

(۹) مشاہرات کے متعلق مین اسیقدر عرض کرونگا کہ اس کا
فیصلہ صرف اعداد ہی کر سکتے ہین جن کو مین نے "دوسری نظر" مین اور بھی
واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ ہم کو اغراض کانفرنس پر کسقدر خرچ
کرنا چاہئیے تھا اور دفتر پر کسقدر۔ اور ان دونون مدات اخراجات
کا کیا تناسب ہونا چاہئیے۔

مین نے اپنے پمفلٹ مین ذاتیات سے گریز کیا ہو اور نہ مین اسکو پسند

کرتا ہون اگرچہ صاحبزادہ صاحب نے تقریرون اور تحریرون مین جوش مین آکر کبھا اپنے معترضین کی نسبت اس کا خیال نہین رکھا اور معترضین کی مخلصون، ہمدردیون اور دل سوزیون کو صرف اعتراض کی بنا پر پامال کر کے اُن کو دشمن قوم ثابت کیا ہے -

اسی "اظہار حقیقت" مین وہ ایک طرف ندوہ کی طالب اصلاح جماعت کو پرخطر بتاتے ہین اور پھر اُسی جماعت کے اصحاب کو جن کا مین نے اوپر نام لیا ہے سراہتے ہین - کل جس شخص کے شکریہ کا رزولیوشن کانفرنس کے پلیٹ فارم پر منظور کرایا جاتا ہے، رپورٹون مین اُس کی خاص تعریفین ہوتی ہین آج اُسی کو کانفرنس کا برباد کرنے والا کہا جاتا ہے - کل جس شخص کے سر پر ایک صیغہ کے سکریٹری شپ کا سہرا باندھا جاتا ہو آج پلیٹ فارم پر اُس کو کانفرنس کا تباہ کرنیوالا کہا جاتا ہے اور پھر ذرا دیر مین ایک تاریخی ایڈریس مین اُس کی تعریف ہوتی ہو - اس لیے صاحبزادہ صاحب جو کچھ میری ذات کی نسبت اچھا یا بُرا کہین یا لکھین مین اُسکو ہمیشہ ایک فوری جوش سمجھتا ہون اور بقدر اپنے امکان کے خواہ وہ کتنا ہی حقیر سے حقیر کیون نہو کانفرنس کی امداد اور امداد کے ساتھ اُسکی اصلاح اپنی زندگی کا فرض اولین تصور کرتا ہون مجھے اطمینان ہے کہ جو کچھ مین نے لکھا ہے اُسکو اُس با اثر اور مقتدر جماعت کے اکثر اصحاب بھی تسلیم کرتے ہین جن کا اثر اور اقتدار اس "اظہار حقیقت" مین تسلیم کیا گیا ہے ؎

یہ حقائق ہین تماشائے لب بام نہین -

محمد امین

۲۳ دسمبر ۱۹۱۲ء